بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھادیانِ رحمت

علیھم الصلوٰۃ والسلام

از

فقیہ بارع مفکرِ اسلام محقّقِ عصر

حاج سید حسین مرتضیٰ مدظلہ العالی

زھراء (س) آکادمی

ZAHRA INSTITUTE OF ADVANCE
RESEARCH & TRAINING
ZAHRA(S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY.

ACCESSION NO.: 994.

CALL NO.:

VOL.:

DATE: 31-7.2009.

Zahra Institute of Advance Research & Training
AC No. 994
Date 31-7-09

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ZAHRA INSTITUTE OF ADVANCE
RESEARCH & TRAINING
ZAHRA (S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY

ھادیانِ رحمت

علیہم الصلوٰۃ والسلام

از

فقیہ بارع مفکرِ اسلام محقق عصر
حاج سید حسین مرتضیٰ مدظلہ العالی

زھراء (س) آکادمی

کتاب کا نام : ھادیانِ رحمت علیھم الصلوٰۃ والسلام

نتیجۂ فکر : استاد الفقہاء والمحققین مفکرِ اسلام
حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین حاج سید حسین مرتضیٰ
صدرالافاضل نقوی مدظلہ العالی

ناشر : زھراء (س) اکادمی پاکستان

کاتب : غلام حسین عابد

طبع : دوم

تاریخ اشاعت : ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ / جولائی ۲۰۰۱ء

حقوق : جملہ حقوق محفوظ .

بسم الله الرحمن الرحیم

ایک بات

اللہ تعالیٰ کے نام نامی سے جو بزرگ و برتر اور ارحم الراحمین ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بہترین اور نہ ختم ہونے والی حمد و ثنا کے بعد۔

اللہ تعالیٰ کے چُنے ہوئے چہیتوں میں سے منتخب اور سب سے پسندیدہ و بلند انسانوں یعنی محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام اور اُن کی بارگاہ میں عرض آداب و تسلیمات کے ساتھ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے " ھادیانِ رحمت " نام سے رسول و اہلبیت رسول علیہم السلام کا ایک کثیر المقاصد لیکن مختصر تعارف آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کے نام اپنے وصیّت نامہ میں تحریر فرمایا ہے:

" بیٹے !

اگرچہ میں نے اپنے ماضی کے بزرگوں کے ساتھ زندگی نہیں

گزاری،

لیکن،

میں نے ان کے اعمال و کردار کی گہرائیوں پر بھرپور اور گہری نگاہ ڈالی ہے، ان کے واقعات اور تاریخ کی گہرائیوں اور گیرائیوں پر خوب اچھی طرح غور و فکر کیا ہے اور ان کے آثار یعنی کتابوں، افکار، قبروں اور کھنڈرات کا اس طرح مطالعہ کیا اور ان کے درمیان گھوم پھر کر ان میں موجود سچائیوں کو اس طرح سمجھا ہے کہ اب میں، ان ہی میں کا ایک ہو گیا ہوں۔

بلکہ میں نے اس معاملہ میں اتنی محنت و مشقت اور ریاضت کی ہے کہ گویا میں نے ان میں سے سب سے پہلے یعنی آدمؑ سے لے کر آج تک کے آخری انسان کے ساتھ بھرپور زندگی گزاری ہے۔

جس کے نتیجہ میں، میں ان کی اچھائیوں اور اُن کے دور کی برائیوں، ان کے فوائد اور ان کے دور کے نقصانات کو اچھی طرح جان چکا ہوں۔ اس لئے اب میں ان کے تمام معاملات کے خلاصہ کا نچوڑ اور اچھائیوں کے پھولوں میں سے بہترین چُنے ہوئے پھولوں کا عطر تمہاری نذر کر رہا ہوں۔"

میں نے بھی اپنے آقا و مولا کی اسی ہدایت کے مطابق ھادیان رحمت اور ان کے ادوار کا مطالعہ اسی طرح انجام دینے کی سعی کی ہے۔ برسوں میری کوشش رہی ہے کہ میں تاریخ کے جس دور اور جن تاریخی شخصیات کا مطالعہ کروں خود کو ان کے دور میں جیتی جاگتی صورت میں ان کے ساتھ چل پھر اور اٹھ بیٹھ کر انکے دور میں موجود زندہ اور متحرک اصحاب اور دوستوں کی طرح زندہ اور متحرک حالت میں دیکھوں، سمجھوں اور اس کو اسی طرح زندہ و متحرک صورت میں اپنی آئندہ نسلوں تک منتقل کروں۔

اس لئے حدیث و قرآن اور تاریخ و سیرت کے بارے میں، میں نے برسہا برس جو کچھ پڑھا پڑھایا، سیکھا سکھایا نیز سوچا اور سمجھا ہے اس کا نچوڑ اور عطر اپنی نئی نسل کے مستقبل بعید کی ضرورتوں کے پیش نظر کئی پہلوؤں کو سامنے رکھ کر مرتب کیا ہے۔

یہ مجموعہ جو چارٹ کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔

۱۔ چھوٹے بچوں کے لئے ابتدائی معلومات فراہم کرتا ہے۔

۲۔ نوجوانوں اور جوانوں کے لئے ضروری معلومات کے ساتھ ساتھ ایسے فکری اور عملی گوشے ابھارتا ہے جو انکے فکری ارتقاء اور عملی اصلاح و تکامل کا سامان بنیں۔

۲- معاشرتی اور مذہبی مفکروں کے لئے ایک ایسی روش کی نشاندھی کرتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ سیرت و تاریخ میں موجود معلومات میں چھان پھٹک کر اور تحقیق و تفحص کر کے انسانی معاشرہ کے فکری، دینی اور علمی و عملی تکامل و ارتقاء کے لئے مفید اور عملی نتائج حاصل کر کے نئی نسلوں کے فکری و عملی یہ کے لئے بہتر سے بہتر غذائیں فراہم کر سکیں۔

اس مجموعہ میں، میں نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ان ہی کتابوں سے پڑھ کر پیش کیا ہے جو عام طور سے سب پڑھتے ہیں، البتہ میں نے فقط معلومات جمع کرنے یا ان میں تحقیق کے کام پر اکتفا نہیں کی ہے،

بلکہ

میں نے حضرت علی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق درایتِ علمی سے کام لے کر بہترین معلومات کو آپس میں سلیقہ سے جوڑنے کے بعد ان سے مُفید فکری اور علمی نتائج حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

پھر

اسی کوشش کے نتیجہ میں ہر معصوم کے بارے میں چند ایسے پہلوؤں کی نشاندھی کی کوشش کی ہے جن کو عام طور سے اُجاگر نہیں کیا جا سکا ہے۔

نیز

میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں زیادہ نکات کو خاص طور سے اس لئے ابھارا ہے کہ دراصل سیرتِ نبیؐ ہی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور سیرتِ معصومینؑ سیرتِ نبیؐ ہی کی پیروی کے کامل نمونے ہیں۔

آخر میں خداوند عالم سے میری دُعا ہے کہ میری اس فکری وعلمی اور عملی خدمت کو شرف قبولیت عطا فرما کر، میرے اور میری آیندہ نسلوں کے محققوں، مفکروں طالبانِ علم، تشنگانِ ہدایت اور جوانوں کے لئے ذخیرۂ آخرت قرار دے۔

آمین بحق محمد وآلہ الطاہرین

موسس وسرپرست

زہراء (س) اکادمی کراچی

پاکستان

۶ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

۹ جولائی ۲۰۰۰ء اتوار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت محمدؐ بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولادت: ۱۷ ربیع الاول ۱ عام الفیل
وصال: ۲۸ صفر، ۱۱ ہجری

از ــــــ : سید حسین مرتضیٰ

والد	حضرت عبداللہ بن شیبۃ الحمد عبدالمطلب بن ہاشم عمرو علیہم السلام
والدہ	حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن مرہ بن کلاب علیہا السلام
دادا	حضرت شیبۃ الحمد عبدالمطلب بن ہاشم عمرو بن مغیرہ علیہم السلام
دادی	حضرت فاطمہ بنت عمرو علیہا السلام
نانا	حضرت وہب بن عبد مناف بن مرۃ بن کلاب علیہم السلام
نانی	حضرت مرۃ بنت عبدالعزیٰ بن عثمٰن بن عبدالدار بن قصی علیہا السلام
ولادت	۹ یا ۱۲ یا ۱۷ ربیع الاول، پہلا عام الفیل / ۵۴ قبل ہجرت / ۵۶۹ء
نام	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کنیتیں	ابوالقاسم، ابوالامہ، ابوفاطمہ
القاب	رحمۃ للعالمین، رسول رحمۃ، رسول اللہ، خاتم النبیین، منجی بشریت صادق، امین وغیرہ
دایہ	ثوبیہ و حلیمہ سعدیہ
اہم واقعات ↓	**ولادت:** ولادت کے سال ابرہہ کے لشکر پر ابابیلوں نے حملہ کر کے اسے بھوسا بنا ڈالا۔ ولادت کے وقت آپؐ کے گھر سے ایک ایسا نور ساطع ہوا جس

ZAHRA (S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY

اہم واقعات	سے سارا جزیرۃ العرب روشن ہوگیا۔ اس موقع پر ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے جو فارس کی سیاسی عظمت کی نشانی تھے گر گئے، آتشکدہ فارس کی آگ جو ہزاروں برس سے مسلسل روشن تھی اور ایک لمحہ کے لئے نہیں بجھی تھی نیز فارس کے مذہبی تفوق کی نشانی تھی ہمیشہ کے لئے بجھ گئی۔ دریاچہ ساوہ جو فارس کی سرسبزی و شادابی کی نشانی تھا خشک ہوگیا۔ روم و یونان میں زلزلے آئے وغیرہ وغیرہ۔ **قبل از بعثت:** حرب فجار، حلف الفضول، خانہ کعبہ میں حجرِ اسود کی تنصیب، تجارتی قافلوں کالیجانا، خدیجہ کے ساتھ تجارتی معاملات اور حضرت خدیجہ کے ساتھ شادی۔
پہلی وحی اور بعثت	۲۷، رجب المرجب، ۴۱، عام الفیل / ۱۴ قبل از ہجرت / ۶۰۹ء
پہلی نماز جماعت	پہلی وحی قرآنی کے نزول کے ساتھ ہی آنحضرتؐ نے بغیر کچھ کہے خانہ کعبہ میں نماز کی ادائیگی کا ارادہ کیا۔ حضرت خدیجہؑ اور حضرت علیؑ کو جب اس ارادہ کا علم ہوا تو یہ دونوں بھی آپؐ کے ساتھ ہولئے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے ان دونوں کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ میں پہلی نماز جماعت ادا کی۔ اس کے بعد آنحضرتؐ تمام نمازیں اسی طرح خانہ کعبہ میں جماعت کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد جناب ابوطالب علیہ السلام کے حکم سے حضرت جعفر بھی اس جماعت میں شرکت کرنے لگے۔
دعوت ذوالعشیرہ	۱۱ قبلِ ہجرت / ۴۳ عام الفیل / ۶۱۲ عیسوی کو قرآن کریم کے سورۃ شعراء

دعوت ذوالعشیرہ	کی آیت نمبر ۲۱۴، ۲۱۵ نازل ہوئی جس میں آنحضرتؐ کو ارد گرد کے قبیلوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم ہوا۔ آنحضرتؐ نے تین دن مسلسل سرداران قبائل مکہ کی دعوت کا اہتمام کیا۔ آخری دن اسلام کا پیغام دیا اور حضرت علیؑ کی خلافت و ولایت و وصایت کا اعلان فرمایا۔
ہجرت حبشہ اول	۹ قبل از ہجرت/۴۶ عام الفیل/۶۱۳ عیسوی کو آنحضرتؐ نے حضرت جعفر کی سرکردگی میں مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کا حکم دیا۔
شعب ابی طالب	۷ قبل از ہجرت / ۴۸ عام الفیل / ۶۱۵ عیسوی سے ۴ قبل از ہجرت / ۵۱ عام الفیل / ۶۱۸ عیسوی تک کفارِ مکہ نے رسولِ اکرمؐ اور ان کے خاندان والوں کی اقتصادی ناکہ بندی کا اعلان کیا اور تمام مشرک قبائل نے اس سلسلہ میں ایک معاہدہ کیا۔ آنحضرتؐ نے اس مذموم منصوبہ سے مقابلہ کے لئے شعب ابی طالب کا انتخاب کیا جو آپؐ کا خاندانی اور سرکاری مہمان خانہ اور محل تھا۔ تمام بنی ہاشم اسی محل میں آکر رہنے لگے اور تین سال تک کئی گنا داموں پر چیزیں خرید کر، ہمت سے مقابلہ کرتے رہے۔ ایک دن آنحضرتؐ نے حضرت ابو طالبؑ سے عرض کی کہ چچا آپ جا کر ان کافروں سے کہیں کہ اب تو تمہارا معاہدہ دیمک چاٹ چکی ہے۔ اس لئے عقل کے ناخن لو اور یہ ناکہ بندی ختم کرو۔ حضرت ابو طالبؑ نے خانہ کعبہ میں جا کر کفار کو یہ خبر دی تو انہوں نے شرط کی کہ تمہاری خبر اگر صحیح نہ ہوئی تو تمہیں "محمدؐ" کو ہمارے حوالے کرنا ہوگا۔ اس کے بعد اس معاہدہ کو کھولا گیا تو اس میں اللہ کے نام کے علاوہ

شعب ابی طالب	تمام عبارت دیمک چاٹ چکی تھی ۔ چنانچہ یہ ناکہ بندی ختم ہو گئی ۔
معراج	۴ ق از ہجرت / ۵۱ ، عام الفیل / ۶۱۸ ء / ۱۰ بعثت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب کے گھر سے معراج کا شرف حاصل ہوا ۔
شق القمر	۴ ق از ہجرت / ۵۱ عام الفیل / ۶۱۸ ء / ۱۰ بعثت ابن عباس کہتے ہیں کہ حج کے موسم میں چودھویں شب کو ابو جہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا : " تم اپنی نبوت کا کوئی واضح معجزہ دکھاؤ ۔" آنحضرت ؐ نے پوچھا : " آخر تم کیا چاہتے ہو ؟ " اس نے یہودی سے مشورہ کر کے کہا : اس چاند کے دو ٹکڑے کر دو تو جانوں ! آنحضرت ؐ نے دعا کی اور انگلی کا اشارہ کیا ۔ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ۔ دونوں ٹکڑوں میں اتنا فاصلہ ہو گیا کہ کوہ حرا (کوہ نور) دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں آ گیا ۔ تھوڑی دیر تک یوں ہی رہا ۔ آنحضرت ؐ نے لوگوں سے فرمایا : " دیکھو ! خوب اچھی طرح غور کرو ! " اس پر ابو جہل نے کہا : " محمد (ص) نے نظر بندی کر دی ہے ۔ جو لوگ یہاں سے باہر گئے ہوئے ہیں وہ آئیں تو پوچھوں ۔ اگر وہ لوگ بھی تصدیق کریں تو ٹھیک ہے ۔" جب باہر سے آنے والے لوگوں نے بھی تصدیق کر دی تو اس نے کہا : " محمد (ص) نے ساری دنیا کی نظر بندی کر دی ہے ۔" اس واقعہ کا ذکر قرآن حکیم میں سورہ قمر (۵۴) آیت ۱ تا ۳ میں ہے ۔

عام الحزن	شعب ابی طالب سے نکلتے ہی حضرت خدیجہ اور حضرت ابی طالب علیہما السلام نے رحلت فرمائی اور آنحضرتؐ نے اس پورے سال کو ان دونوں کے سوگ میں عام الحزن "غم کا سال" قرار دیا۔ ۴ قبل از ہجرت/ ۵۱ عام الفیل/ ۶۱۸ء
بیعت عقبہ	اولیٰ : رجب ۴ قبل از ہجرت/ ۵۱ عام الفیل/ ۶۱۸ء ثانیہ : ۱۰ ذی الحجہ ۳ قبل از ہجرت/ ۵۲ عام الفیل/ ۶۱۹ء ثالثہ : ۱۰ ذی الحجہ ۲ قبل از ہجرت/ ۵۳ عام الفیل/ ۶۱۹ء
سفرِ طائف	سفر طائف عام الحزن کے بعد اور ہجرت سے قبل انجام پایا۔
ہجرت مدینہ	۱ ربیع الاول پہلی ہجری/ ۵۵ عام الفیل/ ۶۲۲ عیسوی کو آنحضرتؐ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ یہ ہجرت ایک مضبوط منصوبہ بندی کے تحت، ایک اسلامی سیاسی ماحول اور ایک مضبوط حکومت کے قیام کے سلسلہ میں تمام لازمی اقدامات کے بعد ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے انجام پائی۔
قبا اور مسجد قبا	ہجرت کے موقع پر آنحضرتؐ، حضرت علی علیہ السلام کو لوگوں کی امانتیں ان تک پہنچانے اور خاندان نبوت کے افراد خصوصاً فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو بحفاظت مدینہ لانے کی ذمہ داری سپرد کر کے آئے تھے۔ اس لئے آپؐ نے ۸ ربیع الاول پہلی ہجری دوشنبہ/ ۲۳ ستمبر ۶۲۲ عیسوی کو مدینہ کے باہر قبا کے مقام پر قیام فرمایا۔ تیسرے دن حضرت علی علیہ السلام اپنی ذمہ داریاں پوری کر کے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اور دوسرے افراد کو لیکر قبا پہنچے۔ اسی دن آنحضرتؐ نے مسجد قبا تعمیر فرمائی۔ آنحضرتؐ نے ۱۴ دن قبا میں قیام فرمایا۔ اسی مسجد کا ذکر قرآن حکیم میں سورہ توبہ آیت ۱۰۸، ۱۰۹ میں آیا ہے۔

پہلی نماز جمعہ	جمعہ ۲۲ ربیع الاول پہلی ہجری کو آنحضرتؐ نے قبا سے مدینہ کی طرف روانہ ہوتے۔ راستہ میں قبیلہ بنی سلیم کے پاس پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے اسی مقام پر رک کر سب سے پہلی نمازِ جمعہ ادا فرمائی۔ اس جماعت میں سو افراد شریک تھے۔
مدینہ میں داخلہ	نمازِ جمعہ سے فراغت کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرد و زن کے پُرجوش استقبال کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوتے۔ مدینہ کی خواتین اور بچیوں نے قصیدے اور ترانے گا کر تالیوں، نعروں خوش آمدید اور خوشی بھرے نغموں کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کا استقبال کیا۔ آنحضرتؐ نے ان کے استقبال کو خوب سراہا۔
مسجد النبی	ابو ایوب انصاری کے گھر میں آنحضرتؐ مقیم تھے۔ اسی گھر کے قریب کی زمین خرید کر آنحضرتؐ نے مسجد کی بنیاد ڈالی اور اس کی تعمیر میں بھی مسلمانوں کے ساتھ خود شریک ہوتے۔
مواخات	ماہِ رمضان پہلی ہجری/ ۶۲۳ عیسوی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مہاجر و انصار کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا۔ اس وقت مہاجرین کی تعداد ۴۵ تھی۔ مواخات کا قانون یہ بنایا گیا کہ یہ دینی بھائی جائیدادوں، تجارتوں مکانوں حتیٰ کہ بیویوں تک میں برابر کے شریک ہوں گے۔ چنانچہ انصار نے اپنی جائیدادیں، تجارت اور مکان بھی آدھے آدھے مہاجر بھائیوں کو دے دیئے۔ نیز بیویوں کو بھی طلاق دے کر ان بھائیوں کے نکاح میں دے دیا۔ اس تقریب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو اپنا بھائی قرار دیا۔

عبادات	سال اول ہجرت: ۱۔ مسلمانوں کو اذان کی تعلیم دی گئی۔ ۲۔ اب تک تمام نمازیں دو رکعت ہوا کرتی تھیں۔ اب ظہر، عصر اور عشا کی چار چار رکعتیں اور نماز مغرب کی تین رکعتیں واجب قرار پائیں۔ ۳۔ صدقہ واجب یعنی زکوٰۃ واجب ہوئی۔ سال دوم ہجرت: ۱۔ روزے واجب ہوئے۔ ۲۔ قربانی ادا کی گئی۔
قانون مدینہ	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ پہنچتے ہی مسلمانوں کے اجتماعی نظام کو مواخات کی بنیاد پر استوار کرنے کے بعد مدینہ کے دوسرے ادیان و ملل اور قبیلوں کو جمع کر کے ایک وسیع اجتماعی اور سیاسی نظام کی تشکیل کا اقدام فرمایا۔ اس گفت و شنید اور وعظ و نصیحت کے نتیجہ میں مدینہ اور اطراف مدینہ کے تقریباً چودہ قبائل نے ایک مشترکہ سیاسی نظام کی تشکیل پر اتفاق کیا۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۴۷ بندوں پر مشتمل ایک مفصل دستاویز تیار کی جو حضرت علی علیہ السلام نے تحریر کی اور جس پر مندرجہ ذیل قبائل نے اتفاق کیا۔ اوس، خزرج، عوف، ساعدہ، جشم، نجار، عمرو بن عوف، بنی حارث، ثعلبہ، موال ثعلبہ اور یہود
قبلہ	شعبان ۲ ہجری/۶۲۴ عیسوی میں سورۃ بقرۃ کی ۱۴۲ سے ۱۴۵ تک کی آیتیں نازل ہوئیں جن کے مطابق قبلہ کی سمت مسجد اقصیٰ سے بدل کر مسجد الحرام یعنی خانہ کعبہ کی طرف معین کر دی گئی۔
فاطمہؑ و علیؑ کی شادی	۱۷ رجب ۲ ہجری/۶۲۳ عیسوی کو اللہ تعالیٰ کے حکم کیمطابق جناب فاطمۃ الزہراء

سلام اللہ علیہا اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔

اس اہم، پُرمسرت اور پُرشکوہ خوشی کی تقریب کی چند اہم باتیں یہ ہیں:

۱۔ مہر

چونکہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی خواستگاری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی تھی اس لئے آپ کا مہر بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

یہ مہر تین حصوں میں تھا۔

- الف: اللہ تعالیٰ کی طرف سے:

چند چیزیں اللہ نے اپنی خوشی سے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو بعنوان مہر عطا فرمائیں، جو یہ ہیں:

۱۔ کائنات کا ایک چوتھائی حصہ بعنوان ملکیت

۲۔ جنت اور جنت کی نہریں بعنوان ملکیت

- ب: ایک چیز خود جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمائش کر کے اللہ تعالیٰ سے مہر کے طور پر طلب کی جو اس بارگاہ سے عطا ہوئی، یہ تھی:

"امت محمدی کے گناہگاروں کی بخشش کا تحریری پروانہ"

یہ پروانہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے مطالبہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کے بُنے ہوئے ریشم پر لکھا ہوا نازل ہوا۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اسے بہت عزیز رکھتی تھیں اور ان کی وصیت تھی کہ یہ ان کے ساتھ دفن کیا جائے تاکہ روز قیامت یہ پروانہ لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور شرفیاب ہوں۔

- ج: حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے:

چار سو مثقال (۱۴۰۰ گرام) سونا یا چاندی

۲ - رخصتی :

- دُلہن سجے ہوئے ناقہ پر سوار تھیں
- دُلہن کے ناقہ کی مہار حضرت سلمانؓ کے ہاتھ میں تھی۔
- آنحضرتؐ بنفسِ نفیس، جناب حمزہؓ، عقیلؓ اور دوسرے بنی ہاشم دو رویہ برہنہ تلواریں بلند کئے شان و شوکت کے اظہار کے ساتھ ہمراہ تھے۔
- بنو ہاشم، انصار اور مہاجر مرد اور عورتیں جلوس کی شکل میں ساتھ تھے۔
- حضرت ام سلمہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ و دیگر خواتین نظمیں، اشعار اور ترانے گنگناتی ہوئی ساتھ چل رہی تھیں۔

۳- ہدایا :

سلامی اور ہدایا کے طور پر مہاجرین و انصار نے کیا کیا نہ کیا ہوگا!

حارثہ بن نعمان نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو رہائش گھر ہدیہ کیا۔

۴- ولیمہ :

تین دن تک مدینہ اور اطرافِ مدینہ کے لوگوں کو دعوتِ عام دی گئی اور جو لوگ نہیں آسکے، کھانا ان کے گھروں میں پہنچایا گیا۔

۵- صدقات :

حضرت علی علیہ السلام کا کہنا ہے کہ :

"جس دن جناب سیدہ سے میری شادی ہوئی اس دن میرے پاس ذاتی اخراجات کے لئے کچھ بھی نہیں تھا لیکن فقط اس دن میں نے جو صدقات دیئے تھے وہ اس قدر تھے کہ اگر تمام بنی ہاشم پر تقسیم کیے جاتے تو کافی کچھ بچ جاتا۔"

فاطمہؑ و علیؑ کی شادی

بیعتِ رضوان اور صلح حدیبیہ	ذی قعدہ ۶ ہجری / ۶۲۸ عیسوی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چودہ سو مسلمان زائرین بیت اللہ کا قافلہ لے کر حج کی نیت سے روانہ ہوئے۔ مسجد شجرہ پر سب نے احرام باندھا۔ لیکن حدیبیہ کے مقام پر رُکنا پڑا، کفارِ مکہ نے اس قافلہ کو مکہ میں داخلے سے روک دیا۔ آنحضرتؐ نے اپنے نمائندے مکہ کے سرداروں سے بات چیت کیلئے بھیجے جن کی واپسی میں دیر ہوئی جس کے سبب جنگ کا خطرہ محسوس ہوا۔ چنانچہ ببول کے درخت کے نیچے سب کو جمع کر کے آنحضرتؐ نے سب سے ثابت قدمی اور جانثاری پر بیعت لی جو "بیعتِ رضوان" یا "بیعتِ شجرہ" کے نام سے موسوم ہے۔ لیکن، نمائندے واپس آگئے اور کفارِ مکہ کے اصرار پر ایک صلح نامہ تحریر کیا گیا جو "صلح حدیبیہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ اس صلح نامہ پر دستخط کے بعد آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ یہیں پر قربانی ادا کر کے احرام کھول لیا جائے۔ چنانچہ مسلمان اس سال بغیر حج کے واپس ہوئے۔
حج یا عمرۃ الصلح ↓	صلح حدیبیہ کے اگلے سال ۷ ہجری/۶۲۹ء کو آنحضرتؐ مسلمان زائروں کا ایک قافلہ لے کر صلح حدیبیہ کے مطابق مکہ گئے۔ مکہ والوں نے صلح نامہ کے مطابق تین دن کے لئے شہر خالی کر دیا۔ صرف مسلمان شہر میں تھے تین دن مناسک بجا لاتے گئے۔ ان ہی تین دنوں میں آنحضرتؐ نے حضرت حمزہ کی بیٹی امامہ سے ملاقات کی اور ان کو اپنے ساتھ مدینہ لائے۔ نیز اسی سفر میں آنحضرتؐ نے حضرت میمونہ سے شادی کی۔ اس شادی کے ولیمہ پر آنحضرتؐ نے کفارِ مکہ کو بھی شرکت کی دعوت دی

حج یا عمرۃ القضا	مگر انہوں نے یہ دعوت قبول نہیں کی۔ یہ ولیمہ تین دن جاری رہا۔
فتح مکہ	ماہِ رمضان ۸ ہجری / جنوری ۶۳۰ عیسوی کو مکہ فتح ہوا۔ اس فتح کے اہم نکات یہ ہیں : ۱۔ بغیر کسی جنگ کے فتح ہوا۔ ۲۔ اس کے نتیجہ میں اکثر دشمنانِ اسلام، اسلام لے آئے۔ ۳۔ آنحضرتؐ نے دس آدمیوں کے علاوہ سب کو معاف کر دیا۔ ۴۔ مکہ کے وہ سردار جنہوں نے اسلام دشمنی میں بھرپور کردار ادا کیا تھا مسلمان ہو گئے تو آنحضرتؐ نے ان کا اعزاز برقرار رکھا۔ ۵۔ ہند جگر خوارہ حضرت حمزہؓ بیعت کے لئے آئی تو اس نے پہلے طعن و تشنیع سے کام لیا لیکن جب دیکھا کہ آنحضرتؐ نے اسے پہچاننے کے باوجود کوئی انتقامی جملہ تک نہیں فرمایا تو اس نے بیعت کر لی۔ ۶۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا۔ ۷۔ سقایت حضرت عباسؓ کو عطا ہوئی۔ ۸۔ کلید کعبہ عثمان بن طلحہ کے ہاتھ میں رہی۔ ۹۔ فتح مکہ کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ نہیں گئے بلکہ حنین اور طائف کے معرکوں پر روانہ ہو گئے۔ ان معرکوں کو سر کرنے کے بعد مدینہ واپس آئے۔ ۱۰۔ فتح مکہ کے بعد نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کُل پندرہ دن مکہ میں قیام فرمایا اور معاذ بن جبل کو مکہ میں معلم اسلام اور منتظم کے عنوان سے نصب فرمایا۔

واقعہ عقبہ	تبوک سے واپسی پر ۹ ہجری/ ۶۳۰ عیسوی کو ایک ٹیلے پر کچھ منافقین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا جو ناکام ہوگیا۔
مسجد ضرار	تبوک روانگی کے موقع پر کچھ منافقین نے کمزوری اور معذوری کا اظہار کرکے جنگ میں شرکت سے انکار کیا اور اسی کے ساتھ اپنی کمزوری، بیماری کا بہانہ بنا کر ایک مسجد بنائی اور کہا کہ جو لوگ مسجد نبوی کی دوری کے سبب وہاں نہیں جا سکتے وہ یہاں نماز ادا کیا کریں گے۔ اسی کے ساتھ نبی اکرمؐ سے درخواست کی کہ ایک دفعہ اس مسجد میں نماز پڑھا دیں لیکن دراصل یہ مسجد منافقین کی مکاریوں اور لشکر کشی کا گڑھ تھی۔ آنحضرتؐ نے اس وقت ٹال دیا اور فرمایا کہ تبوک سے واپسی پر دیکھیں گے۔ تبوک سے واپسی پر سورۃ توبہ کی آیتیں نمبر ۱۰۷ سے ۱۱۰ تک نازل ہوئیں جس میں رسول اکرمؐ کو حکم ہوا کہ یہ مسجد، مسجد ضرار ہے، اس لئے اسے ڈھا دیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالک بن خشم اور معن بن عدی کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جلا کر مسمار کردیں اور زمین کے برابر کردیں۔ چنانچہ ان دونوں نے اس حکم کی تعمیل کی۔ یہ مسجد "ذی اوان" کے مقام پر تھی۔
وفود	فتح مکہ کے بعد مکہ مدینہ کے اردگرد کے قبیلوں، نیز شام، یمن، بحرین، نجران، ہمدان اور دوسرے ممالک کے لوگوں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں اپنے نمائندوں کو وفد کی شکل میں بھیج کر اسلام قبول کرنا شروع کردیا۔
وفد نجران اور مباہلہ	۱۰ ہجری/ ۶۳۱ء کو نجران کے عیسائیوں کا ایک بڑا وفد جو اکابر علماء

وفد نجران اور مباہلہ	پر مشتمل تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان لوگوں نے آنحضرتؐ سے حد سے زیادہ کج بحثی کی، جس کا جواب آنحضرتؐ نے بڑی متانت سے وحی کے ذریعہ دیا۔ لیکن جب کسی طرح نہ مانے تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ مباہلہ کی دعوت دی جائے۔ مباہلہ کی دعوت قبول کر لی لیکن جب مباہلہ میں نبی اکرمؐ کو فاطمہ و علی و حسن و حسین علیہم السلام کے ساتھ آتے ہوئے دعا کیلئے آمادہ پایا تو دعا سے پہلے ہی شکست کا اعتراف کر لیا۔ آنحضرتؐ نے ۲۴ ذی الحجہ ۱۰ ہجری کو اس اعترافِ شکست کے بعد ان لوگوں کی درخواست پر ان کے لئے ایک امان نامہ املاء فرمایا جسے حضرت علی علیہ السلام نے لکھا۔ مباہلہ کا ذکر قرآن حکیم میں سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۶۱ میں ہے۔
حج اکبر اور اعلانِ برأت	فتح مکہ کے اگلے برس ۹ ہجری میں مسلمان حج کے لئے گئے۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ ہی میں رہے۔ اسی حج سے قبل سورۂ برأت کی ابتدائی چالیس آیتیں نازل ہوئیں اور نبی اکرمؐ کو حکم ہوا کہ یہ آیتیں حضرت علی علیہ السلام کے ذریعہ حج کے موقع پر سب کو سنا دی جائیں۔ ان آیتوں کے نتیجہ میں: ۱۔ کعبہ کا برہنہ طواف ممنوع قرار پایا۔ ۲۔ چار مہینہ کے بعد مشرکین سے کئے گئے تمام معاہدے لغو قرار پائے۔ ۳۔ مشرکوں کو حج سے روک دیا گیا۔
حجۃ الوداع	۱۰ ہجری/۶۳۱ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حج کے لئے روانگی کا اعلان فرمایا۔

حجۃ الوداع	مسلمان جوق در جوق اس قافلہ میں شرکت کے لئے تیار ہوگئے۔ یہ پہلا حج تھا جو مسلمانوں نے بڑی شان و شوکت اور سکون و اطمینان کے ساتھ انجام دیا۔ چونکہ آنحضرتؐ کا یہ آخری حج تھا اس لئے اسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔
غدیر خم	حجۃ الوداع سے واپسی پر ١٨ ذی الحجہ ١٠ ہجری / ٦٣١ عیسوی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر دوپہر کو پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ تمام حجاج جمع ہو جائیں۔ پھر پالان شتر کا ممبر بنوایا۔ جب سب جمع ہو گئے تو ممبر پر چڑھ کر ایک مفصل خطبہ دیا اور وحی الٰہی کے مطابق حضرت علی علیہ السلام کی وصایت و خلافت و ولایت کا اعلان فرماتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے خوب بلند کر کے فرمایا: **من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ** آنحضرتؐ کو یہ حکم سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ٦٦ کے ذریعہ ملا۔
تکمیلِ دین	جب غدیر میں آنحضرتؐ نے ولایت علی کا اعلان فرما دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لئے تکمیل کی سند نازل ہوئی اور ارشاد ہوا: **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا** (سورۂ مائدہ آیت نمبر ٣)
جیشِ اسامہ	مدینہ واپس آنے کے بعد آنحضرتؐ نے اپنی سیاسی و انتظامی بصیرت کے سبب ایک لشکر ترتیب دینے کا حکم دیا جس کا سردار اسامہ بن زید کو بنایا۔ حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ تمام اکابر صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اس لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے روانہ ہوں۔ اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہو گئے۔ بیماری کے دوران بھی آنحضرتؐ کی تاکید یہی تھی کہ لشکر جلد از جلد روانہ ہو جائے۔

جیشِ اُسامہ	لیکن مسلمانوں نے حکم عدولی کی اور لشکر آنحضرتؐ کی زندگی میں روانہ نہیں ہوا.
وصال	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۱، ہجری/۶۳۲، عیسوی کو رحلت فرمائی۔ تاریخ وصال باختلاف روایات یہ ہے: ۲۸، صفر اور ۱۲، ربیع الاوّل۔
غزوات	عہد نبوی میں اسلام کے تحفظ اور سربلندی کے لئے جن جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود شرکت فرمائی وہ تاریخ کی اصطلاح میں غزوات یا غزوہ کہلاتے ہیں۔ ان غزوات کی ایک اجمالی فہرست یہ ہے:

نمبر شمار	نام	تاریخ
۱	ابواء ودّان	صفر ۲، ھ
۲	بدر اولیٰ	۲، ھ
۳	ذات العشیرۃ	۲، ھ
۴	بدر الکبریٰ	۱۷، ماہ رمضان ۲، ھ
۵	بنی قینقاع	شوال ۲، ھ
۶	سُوَیق	ذی الحجۃ ۲، ھ
۷	بواط	۲، ھ
۸	قَردَہ	۲، ھ
۹	احد	۶، شوال ۳، ھ
۱۰	حمراء الاسد	۳، ھ
۱۱	بنی نضیر	۴، ھ
۱۲	نجد/ذی امر	صفر ۴، ھ
۱۳	فدان	ربیع الاوّل ۴، ھ

غزوات	۱۴	ذات الرقاع	ربیع الاوّل ۴ھ
	۱۵	بدر ثالثہ	۴ھ
	۱۶	دومۃ الجندل	شعبان ۵ھ
	۱۷	بنی مصطلق	۵ھ
	۱۸	خندق/ احزاب	ذی قعدہ ۵ھ
	۱۹	بنی قریظہ	ذی قعدہ ۵ھ
	۲۰	ذی قرد	ربیع الاوّل ۶ھ
	۲۱	خیبر	صفر ۷ھ
	۲۲	حنین	۶، شوال ۸ھ
	۲۳	طائف	شوال ۸ھ
	۲۴	تبوک	رجب ۸ھ
	۲۵	فتح	———
	۲۶	قرقرۃ الکدر	———
سرایا یا صوارب		آنحضرتؐ نے دشمنانِ اسلام کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی نگرانی اور سرکوبی کے لئے جو فوجی یا نیم فوجی مشن بھیجے ان کو تاریخ کی اصطلاح میں سریہ، سرایا یا صوارب کہا جاتا ہے۔ ان کی تعداد ستر یا اس سے بھی زیادہ بتائی جاتی ہے۔	
سیاسی وثائق		آنحضرتؐ نے مختلف قبیلوں، ریاستوں، ملکوں اور بادشاہوں سے جو سیاسی فوجی، نیم فوجی معاہدے لئے، اسلام کی طرف دعوت کے سلسلے میں رسمی خطوط لکھے یا امان نامے تحریر فرمائے وہ تاریخ میں سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ وثائق دشمنانِ اسلام نیز دوسرے مذاہب اور ان کے پیروکاروں کے ساتھ اسلامی ریاست کے سلوک اور روابط کی راہ وروش بھی معین کرتے ہیں۔ یہ وثائق تاریخ میں محفوظ ہیں۔	

سیاسی وثائق	ان وثیقوں کے سلسلہ میں ایک اہم بات یہ ہے کہ اکثر یہودی قبائل اور ریاستیں خصوصًا قبط اور مصر کی یہودی سلطنتیں عبرانی زبان میں خطوط ارسال کرتی تھیں۔ اس لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی زید بن ثابت کو حکم دیا کہ ۱۵ دن کے اندر سریانی / عبرانی لکھنا اور پڑھنا سیکھیں۔ چنانچہ اسد الغابہ اور الاستیعاب کے بقول انہوں نے ۱۵ دن سے بھی کم عرصہ میں سریانی / عبرانی زبان میں مہارت حاصل کی۔ اس کے بعد ان ملکوں کے خطوط کے جوابات اور امان نامے سریانی / عبرانی زبانوں ہی میں لکھے جانے لگے۔
مسجدیں	اسلامی سیاست اور ریاست میں مسجد بنیادی سیاسی یونٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔ عہد نبوی میں مسجد ہی تمام سیاسی، فوجی اور انتظامی امور کا مرکز تھی۔ عہد نبوی کی جن مسجدوں کے نام تاریخ میں محفوظ ہیں، وہ یہ ہیں: ۱۔ مسجد قبا ۲۔ مسجد نبوی ۳۔ مسجد تبوک ۴۔ مسجد ثنیہ مدارن ۵۔ مسجد محلہ ذات زراب ۶۔ مسجد اخضر ۷۔ مسجد ذات خطمی ۸۔ مسجد ألاء ۹۔ مسجد طرف بتراء ۱۰۔ مسجد شق ۱۱۔ مسجد سعید ۱۲۔ مسجد وادی القریٰ

مسجدیں	۱۳- مسجد ذی جیفہ ۱۴- مسجد صدر حوض ۱۵- مسجد حجر ۱۶- مسجد مقعہ ۱۷- مسجد ذی مروہ ۱۸- مسجد ضیغناء ۱۹- مسجد ذی خشب ۲۰- مسجد الخیف یہ اسلامی سیاست وثقافت کے وہ اہم ستون ہیں جہاں خود آنحضرتؐ نے نماز جماعت پڑھائی ۔
معاشرتی اور ثقافتی رسمیں	آنحضرتؐ نے جہاں اور بہت سے امور میں امت کی رہنمائی فرمائی وہاں ایک اہم مسئلہ معاشرتی اور ثقافتی رسم و رواج کا تھا ۔ آنحضرتؐ نے انسانی اقدار کے فروغ اور خوشی اور غم کے موقعوں پر انسانی جذبات واحساسات کے اظہار کے سلسلہ میں بھی انسانیت کی بھرپور رہنمائی فرمائی ۔ غم کیسے منایا جاتے ؟ خوشی کا اظہار کن موقعوں پر کس طرح کیا جاتے ؟ دوسروں کو اپنی خوشی میں کیونکر شریک کیا جاتے ؟ خود دوسروں کی خوشی میں کیسے شرکت کی جاتے ؟ یہ ایسے بنیادی اور اہم سوالات تھے جن کے جوابات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عملی طور پر فراہم کئے ۔ اس عنوان میں ہم عہد نبوی کی چند اہم رسموں کا تذکرہ کریں گے ۔ ۱- سوگ، اظہار غم یا عزاداری ۔ قرآن حکیم نے شوہر کی موت پر بیوی کے لئے کم از کم چار مہینے

دس دن سوگوار اور عزادار رہنے کو واجب قرار دیا ہے۔

الف : عام الحزن :

حضرت ابو طالب علیہ السلام اور حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی رحلت کے موقع پر باقاعدہ اور رسمی طور پر ایک سال غم منانے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ یہ پورا سال تاریخ اسلام میں سرکاری طور "عام الحزن" غم کے سال کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

آنحضرتؐ نے اپنی بیوی اور چچا کا غم ایک سال منا کر یہ بتایا کہ یہ بات کتنی اہم ہے۔

ب : حضرت حمزہ کی عزاداری :

آنحضرتؐ جب جنگ اُحد سے مدینہ واپس تشریف لائے تو تمام شہداء کے گھروں میں صف ماتم بچھی تھی۔ مگر آنحضرتؐ کے بیت الشرف میں عزاداری کا اہتمام نہیں تھا۔ اس پر آنحضرتؐ نے رنج و غم کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا مرثیہ خوان رونے اور رُلانے والی خواتین کو بلا کر لائیں اور انہوں نے آنحضرتؐ کے گھر میں نوحہ خوانی اور عزاداری کی جس پر آنحضرتؐ نے جناب سیدہ اور ان خواتین کو بہت سی دُعائیں دیں۔

ابن سعد کا بیان ہے کہ اس بات کا اثر یہ ہوا کہ اس کے بعد سے مسلمانوں میں یہ رسم پڑ گئی کہ جب بھی کسی کا کوئی عزیز مرتا تھا تو عزاداری اور سوگواری کی مجلسوں میں پہلے حضرت حمزہؓ کا ماتم کیا جاتا تھا اس کے بعد اپنے مرنے والے کا غم منایا جاتا تھا۔

ج : حضرت جعفر طیار کی عزاداری :

بازنطینی حکمرانوں کے ساتھ اُردن کے قریب موتہ کے مقام پر غزوۂ موتہ میں حضرت جعفر شہید ہوئے۔

مدینہ واپسی پر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے حضرت جعفر کے گھر پر سوز خوان و نوحہ خواں عورتوں کو بلا کر عزاداری کا اہتمام فرمایا

معاشرتی اور ثقافتی رسمیں

جب آنحضرتؐ روتے ہوئے حضرت جعفر کے گھر پرسہ کیلئے آئے اور یہ منظر دیکھا تو فرمایا: رونے والوں کو جعفر پر رونا ہی چاہیئے تھا۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جعفر کے غم میں آنسوؤں سے روتے اور بہت عرصہ تک غمگین رہے۔

معاشرتی اور ثقافتی رسمیں

۲۔ مرنے والے کے گھر تین دن کھانا پہچانا:

حضرت جعفرؓ کی شہادت کے موقع پر آنحضرتؐ نے اپنی چہیتی بیٹی جناب فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو حکم دیا کہ غمزدہ گھر والوں اور ان کے سوگوار مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا جائے۔
چنانچہ یعقوبی کے بقول جناب سیدہ مسلسل تین دن تک جناب جعفر کے گھران کے بچوں اور مہمانوں کے لئے کھانا پہنچاتی رہیں

۳۔ زیارت قبور:

قبروں اور قبرستانوں کی زیارت ایک انتہائی اہم انسانی رسم ہے اسلام نے اس رسم کو اتنی اہمیت دی کہ آنحضرتؐ کے حکم کی تعمیل میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا ہر ہفتہ دو دن یعنی پیر اور جمعرات کو مدینہ کی خواتین کو لے کر پیدل جلوس کی شکل میں مدینہ سے قبرستان احد جاتی تھیں اور وہاں قرآن خوانی اور نوحہ خوانی کر کے واپس تشریف لاتی تھیں۔
خود حضور ختمی مرتبت ہر جمعرات کو قبرستان بقیع تشریف لے جاتے تھے اور اہلِ قبور کے لئے فاتحہ خوانی اور دُعائے مغفرت فرماتے تھے۔

۴۔ استقبال:

چھٹے ہوئے عزیز کی واپسی، دوست، محبوب، چہیتے عزیز

معاشرتی اور ثقافتی رسمیں

رشتہ دار یا محبوب وقا فو قاً دور رہنے کی آمد ایسے خوشی کے لمحات لے کر آتی ہے جو کبھی بھلائے نہیں جا سکتے۔ ایسے موقعوں پر انسان فطری طور پر خوشی سے بے قابو ہو جاتا ہے۔ کچھ اس سے بھی بڑھ کر صورتحال اس وقت تھی جب مدینہ والوں کو اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ آمد کی خبر ملی۔

پورا مدینہ شاد ہو گیا۔ گھر گھر چراغاں ہوئی، بچے، بچیاں، مرد، زن جوان اور بوڑھے سب ہی ہفتوں شہر اور گھر سجاتے رہے خوشی کے ترانوں کی گونج سے ہفتوں مدینہ چہچہاتا رہا۔ نبی کے دیوانے، دیوانہ وار رقص کرتے رہے۔ جب یہ خبر ملی کہ آنحضرتؐ نے قباء میں پڑاؤ کیا ہے تو مدینہ کے چھوٹے بڑے سب ہی شہر اور گھر چھوڑ کر مدینہ آنے والی شاہراہ پر دو رویہ قطاریں بنا کر، پرے جماتے تین سے سات دن تک انتظار میں بیٹھے رہے اس انتظار کے دوران خوشی کے گانے بھی گاتے گئے اور ہلکی پھلکی موسیقی بھی بجی۔

جب آنحضرتؐ مدینہ پہنچے تو تاریخ کہتی ہے کہ مرد و زن، بچوں اور بچیوں کا ٹھاٹھیں مارتا جلوس اپنے محبوب نبی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے قرار خوشی میں ناچتا اور گاتا ہوا۔ آنحضرتؐ کو اپنے جلو میں لے کر مدینہ میں داخل ہوا۔ آنحضرتؐ نے مدینہ والوں کے اس انداز محبت کو بہت سراہا۔

۵۔ رخصتی، شادی:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چہیتی بیٹی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی۔

رخصتی کے موقع پر تواریخ کا کہنا ہے کہ آنحضرتؐ خود نبی ہاشم کے جوانوں کو ساتھ لے کر جناب سیدہ کے اونٹ کے آگے دو رویہ قطار میں ننگی تلواریں لئے ہوئے چل رہے تھے۔

اونٹ کی مہار جناب سلمان کے ہاتھ میں تھی۔
اور پیچھے ام المومنین حضرت عائشہ اور ام المومنین حضرت ام سلمیٰ مدینہ کی عورتوں کے ساتھ شادی کے گیت گنگناتی ہوئی چل رہی تھیں۔
شب زفاف حضرت ام سلمیٰ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ رہیں جس پر آنحضرتؐ نے انہیں بہت دعائیں دیں۔
آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ دلہن کے پیر ایک طشت میں رکھ کر دھوئیں اور اس کا پانی گھر میں چھڑکیں نیز دو رکعت نماز شکرانہ ادا کریں۔

وغیرہ وغیرہ

۶۔ تحائف اور سلامی

رخصتی کے موقع پر تحفہ تحائف کا سلسلہ بھی انجام پایا یہاں تک کہ ایک صحابی نے جناب سیدہ کو ایک رہائشی مکان شادی کے تحفہ کے طور پر دیا۔
عام حالات، عید، نیز خوشی کے دوسرے موقعوں پر بھی تحفہ تحائف کا لین دین ایک پسندیدہ اسلامی رسم ہے۔

۷۔ ولیمہ:

مکان کی خریداری، نئے مکان میں منتقلی، شادی بیاہ، ولادت اور دوسرے خوشی کے موقعوں پر مومنین کو اپنی خوشی میں شریک کرنے کے لئے ولیمہ انتہائی پسندیدہ اسلامی رسم ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی تمام شادیوں کے مواقع پر بھی، جناب سیدہ کی شادی کے موقع پر بھی نیز امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی ولادت کے موقعوں پر بھی تین دن تک ولیمہ کیا اور اس میں دوست دشمن سب کو دعوت

معاشرتی اور ثقافتی رسمیں

دی جو لوگ نہیں آئے ان کے گھروں پر کھانا پہنچوایا۔
یہ رسم آنحضرتؐ کو اتنی پسند تھی کہ صلح حدیبیہ کے اگلے سال حج کے موقع پر جب آنحضرتؐ نے مکہ میں حضرت میمونہ سے شادی کی تو وہیں ولیمہ بھی کیا اور اس ولیمہ میں کفارِ مکہ کے سرداروں کو بھی شرکت کی دعوت دی۔

۸۔ عید:
عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور دوسری عیدیں آنحضرتؐ بڑے اہتمام سے منایا کرتے تھے۔ ان تقریبات میں آنحضرتؐ جن نکات پر بھرپور توجہ دیتے تھے وہ یہ تھے:

الف: مرکزیت بچّوں کو حاصل ہو:
عید کے موقعوں پر آنحضرتؐ کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ مرکزیت بچّوں کو حاصل ہو۔ چنانچہ خود بھی اور اصحاب کو بھی بچّوں کے لئے بچّوں کے من پسند نئے کپڑے بنوانے، عیدی دینے، کھلونے دلوانے کا انتظام فرماتے تھے۔
نیز عید کی گہما گہمی میں بچّوں کی خوشی میں شرکت کی خاطر خود بچّوں کے ساتھ اس حد تک گھل مل کر کھیلتے کودتے تھے کہ بچّوں کے لئے گھوڑا اور اونٹ بن کر ان کو اپنی پشت پر سوار کرتے تھے اور ان جانوروں کی آواز نکالتے تھے۔

ب: صفائی:
غسل، خوشبو، نئے کپڑے پہننا۔

ج: تحفہ تحائف کا لین دین۔

د: عزیزوں اور دوستوں کے گھروں پر جا کر ملنا جلنا۔

ہ: قبرستانوں کی زیارت۔

و: نماز و دعاء

معاشرتی اور ثقافتی رسمیں

معاشرتی اور ثقافتی رسمیں	اس کے علاوہ اور بھی بہت سی رسمیں ہیں جو آنحضرتؐ کے سامنے انجام پاتی رہیں اور آنحضرتؐ نے ان میں بھرپور شرکت کی۔ کیونکہ یہ رسمیں اسلامی تہذیب و تمدن اور ثقافت کی روح اور بنیاد ہیں۔
آنحضرتؐ کے اقتصادیات	آنحضرتؐ عرب کے بہت بڑے تاجر اور زمیندار خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپؐ شروع ہی سے خود بھی تجارت، مویشی پروری، کھیتی باڑی، باغبانی اور دوسرے امور میں حصہ لیتے تھے۔ آنحضرتؐ نے کئی تجارتی سفر اپنے بزرگوں کے ساتھ کئے اور بہت سے تجارتی سفر تنہا بھی انجام دیئے۔ اس کے علاوہ آنحضرتؐ مکہ، مدینہ اور طائف میں آبائی باغات، نخلستانوں اور زمینوں کے مالک تھے۔ کنویں کھود کر غیر آباد زمینوں کی آبیاری فرماتے اور اسے قابل کاشت و قابل رہائش بنا کر شہر آباد کرتے تھے۔ مویشی پروری یعنی بھیڑ بکری، اونٹ، گائے نیز مرغیاں، کبوتر وغیرہ پالنا اور ان کے متعلقات دودھ، انڈے، گوشت، گھی، مکھن وغیرہ کی تجارت بھی آپؐ کا ایک اہم کاروبار تھا۔ اس مویشی پروری کی ایک اہم اور سب سے منفعت بخش نیز مشہور تجارت کھالوں کی تھی اس لئے آنحضرتؐ اور ان کے خاندان کی ایک اہم تجارت کھالوں کی بھی تھی جو اوڑھنے، بچھانے، پہننے اور مکان بنانے کے علاوہ اس دور میں لکھنے کے لئے بھی استعمال ہوتی تھی۔ یہ کھالیں مکہ سے روم، ایران اور چین تک جاتی تھیں۔ البتہ آنحضرتؐ اور آپ کے خاندان کا دستور یہ تھا کہ اپنی تمام تر آمدنی ان لوگوں پر خرچ کر دیتے تھے جو کمانے کی قدرت نہیں رکھتے تھے اور دوسروں کو بے پناہ بانٹنے کے باوجود خود معمولی زندگی گزارتے تھے۔

علمی یادگاریں

آنحضرتؐ خاندان بنی ہاشم کے چشم وچراغ تھے اور یہ خاندان علم وآگہی کا سرچشمہ تھا۔ اس خاندان کے اکابر اس وقت کی بڑی بڑی سیاسی حکومتوں سے تعلقات وروابط رکھتے تھے۔ ان کے علمی مرکزوں میں آمد ورفت رکھتے تھے۔ ان کو اپنی علمی تحقیقات سے روشناس کرانے نیز ان کی علمی تحقیق کو اپنے ملک کے باشندوں تک پہنچاتے تھے۔ پھر اسلام کا آغاز ہی تعلیم وتعلم کی تاکید سے ہوا۔ پہلی ہی وحی میں قلم کے ذریعہ تعلیم کا اصول اترا اس لیے آنحضرتؐ نے تعقل وتفکر، تعلیم وتعلم اور تحقیق وتفحص پر بہت زور دیا۔ آپؐ نے مسلمانوں کو مختلف کائناتی اور آفاقی علوم اور سائنسوں کے مطالعہ کا شعور عطا کیا۔

آپؐ کی علمی یادگاروں میں قرآن حکیم اور سیاسی وثیقہ جات کے علاوہ چند اہم کتابیں یہ ہیں:

۱- امالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

تاریخ اور حدیث میں یہ کتاب صحیفۂ علیؑ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو آنحضرتؐ نے خود حضرت علی علیہ السلام کو لکھوائی تھی۔

۲- کتاب جعفر:

یہ کتاب بھی آنحضرتؐ نے خود ہی حضرت علی علیہ السلام کو لکھوائی تھی۔

۳- کتاب الجامعہ:

یہ کتاب بھی آنحضرتؐ نے خود ہی حضرت علی علیہ السلام کو لکھوائی تھی

۴- صحیفہ ابوذر:

۵- مسند ابوذر:

یہ دونوں کتابیں حضرت ابوذر نے آنحضرتؐ سے سنی ہوئی حدیثوں کو جمع کر کے مرتب کی تھیں۔

شاگرد	آنحضرتؐ کے شاگردوں کی تعداد تو بے شمار ہے لیکن یہاں ہم چند اہم افراد کے نام لکھنے پر قناعت کریں گے۔ الف : خواتین : حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا، ام المومنین ام سلمٰی، ام المومنین عائشہ، حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالبؑ، فضہ حضرت زینب بنت علیؑ بن ابی طالبؑ، سودہ وغیرھن ب : حضرات : حضرت علی علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام، سلمان محمدی، عمار یاسر حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، مقداد کندی جابر بن عبداللہ انصاری، حذیفہ یمانی، سعد بن عبید اللہ، ابو رافع وغیرہم۔

سید حسین مرتضیٰ

آغاز : ۱۸ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۵ جون ۱۹۹۶ء

اختتام : ۱۷ ربیع المولود ۱۴۱۹ھ / ۱۲ جولائی ۱۹۹۸ء

کراچی - پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

از : سید حسین مرتضےٰ

ولادت : ۲۰ جمادی الثانیہ ۵ بعثت
شہادت : ۳ جمادی الثانیہ ۱۱ ھ

والد	خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
والدہ	حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب سلام اللہ علیہا
دادا	حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب علیہما السلام
دادی	حضرت آمنہ بنت وہب علیہما السلام
نانا	حضرت خویلد علیہ السلام
نانی	فاطمہ بنت زائدہ بن الأصم بن ھرم بن اواحہ بن حجر علیہا السلام
ولادت	۲۰ جمادی الثانیہ ۴۵ عام الفیل / ۵ بعثت / ۹ قبل از ہجرت ۶۱۴ء، جمعہ ۔ مکہ مکرمہ
نام	حضرت "فاطمہ" سلام اللہ علیہا
کنیتیں	اُم ابیھا، ام الحسن، ام الحسین، ام الحسنین وغیرہ ۔
القاب	زہراء، سیدۃ نساء العالمین، محدثہ، صدیقہ، مبارکہ، طاہرہ، زکیہ حوراء، انسیّہ، ہانیہ، راضیہ، مرضیہ و بتول
اہم واقعات ↓	شعب ابی طالب علیہ السلام، ہجرت، جنگِ اُحد حضرت حمزہ سید الشہداء کی مجلس اور ہر پیر اور جمعرات دو دن میں ہر ہفتہ ان کی قبر کی زیارت جنگ خندق، مجلس کساء، مباہلہ، حجۃ الوداع، غدیر خم، رحلت

اہم واقعات	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، والدگرامی کی رحلت کے بعد امت کی سیاسی رہبری اور ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شجاعانہ حمایت
شادی	۲ ھجری/ ۶۲۳ عیسوی
شوہر	امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام
بیٹے	امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام، حضرت محسن علیہ السلام جو سقط ہو گئے
بیٹیاں	حضرت زینب سلام اللہ علیہا، حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا
شہادت	۳ جمادی الثانیہ ۱۱ ھجری/ ۶۳۲ء منگل، مدینہ منورہ
روضہ منورہ	بیت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا، مسجد النبی، مدینہ منورہ
علمی آثار	صحیفہ فاطمہ سلام اللہ علیہا: رحلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جب جناب سیدہ غمگین رہنے لگیں تو جبرئیل امین کو حکم ہوا کہ وہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا غم بٹائیں۔ جبرئیل امین وحی الہی کے مطابق جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے جو گفتگو کرتے تھے، حضرت علی علیہ السلام اس کو لکھتے جاتے تھے۔ اس کتاب کا نام "صحیفہ فاطمہ" ہے۔
شاگرد	امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام، جناب زینب سلام اللہ علیہا جناب ام کلثوم سلام اللہ علیہا، حضرت سلمانؓ، حضرت ابوذرؓ، حضرت مقدادؓ جناب فضہ سلام اللہ علیہا وغیرہم
موقوفات	حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا مکہ و مدینہ اور اطراف مکہ و مدینہ میں بہت سے باغات اور زمینوں کی مالک تھیں جن کی آمدنی انہوں نے آنحضرت کی رحلت کے بعد امیر المومنینؑ کی سیاسی حمایت کی خاطر میدانِ سیاست میں خرچ کی اور اپنی رحلت کے موقع پر وصیت کی کہ ان میں سے سات باغ بنی ہاشم کی فلاح و بہبود کے لئے وقف رہیں گے۔ نیز ہزاروں درہم بنی ہاشم کی بیواؤں کے درمیان تقسیم کئے جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام

ولادت: ۱۳ رجب المرجب ۳۰ عام الفیل
شہادت: ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ

از:۔۔۔ سید حسین مرتضےٰ

والد	حضرت ابو طالب عمران بن عبد المطلب شیبۃ الحمد علیہم السلام۔
والدہ	حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم علیہم السلام۔
دادا	حضرت عبد المطلب شیبۃ الحمد بن ہاشم عمرو بن مغیرہ ابو عبد شمس علیہم السلام۔
نانا	حضرت اسد بن ہاشم عمرو بن مغیرہ ابو عبد شمس علیہم السلام۔
ولادت	۱۳ رجب المرجب ۲۴/۲۳ قبل ہجرت، ۳۰ عام الفیل، ۶۰۰ عیسوی روز جمعہ جوف خانہ کعبہ، مکہ مکرمہ۔
نام	اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **علیؑ** اور والدہ معظمہ نے **حیدرؑ** نام رکھا۔
کنیتیں	ابو الحسن، ابو الحسین، ابو الحسنین، ابو السبطین، ابو ریحانتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **ابو تراب** کنیت رکھی۔

القاب	امیر المومنین ، مرتضیٰ ، وصی ، اسد اللہ ، یعسوب الدین ، یعسوب المومنین ، ولی اللہ ......
پہلی شادی	۲ ہجری / ۶۲۳ عیسوی
پہلی بیوی	حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا
اولاد فاطمہ	حضرت امام حسن علیہ السلام ، حضرت امام حسین علیہ السلام ، حضرت زینب سلام اللہ علیہا ، حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا و حضرت محسن جو سقط ہوکر شہید ہوئے۔
بیویاں	خولہ بنت جعفر بن قیس ، خثعمیہ ، ام حبیب بنت ربیعہ ، اُمّ البنین بنت حزام بن خالد بن دارم ، اسماء بنت عمیس و ام سعید بنت عمرو بن سمعود ثقفی۔
دوسری بیویوں سے بیٹے	محمد حنفیہ ، ابوالقاسم عمرو ، عباس ، جعفر ، عثمان ، عبداللہ ، ابوبکر محمد اصغر ، عبیداللہ و یحییٰ۔
دوسری بیویوں سے بیٹیاں	رقیہ ، ام الحسن ، رملہ ، نفیسہ ، زینب صغریٰ ، رقیہ صغریٰ ، ام ہانی ، ام الکرام ، ام جعفر جمانہ ، امامہ ، ام سلمہ ، میمونہ ، خدیجہ و فاطمہ۔
نصب امامت	۱۸ ذی الحجہ ۱۰ ہجری / ۶۳۲ء غدیر خم
غروب آفتاب ختم رسالت	۲۸ صفر ۱۱ ہجری / ۶۵ عام الفیل۔ مئی ۶۳۲ء
خلفاء عصر	حضرت ابوبکرؓ ، حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ ٦١
اہم واقعات ↓	حضرت علی علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات کی فہرست بہت طولانی ہے مختصر یوں کہا جا سکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ گیر

اہم واقعات	شخصیت کے تمام پہلوؤں میں آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ رحلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اسلام کی بقاء اور سلامتی کی سیاسی جنگ میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی پشت پناہی کی۔ خلفاء ثلاثہ کے دور میں جہاں جہاں اسلام پر وقت پڑا حضرت علی علیہ السلام نے مشکل کشائی کی۔ خود اپنے دورِ خلافت میں بھی دشمنانِ اسلام کو سرکوب کرتے رہے۔ غرض علمی، فنی، ثقافتی، سیاسی، عبادی اور جنگی میدانوں میں حضرت علی علیہ السلام نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔
دارالحکومت	کوفہ
خصوصی شاعر	نجاشی، اعور شنی
علم لشکر	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم
عہد نبوی میں عہدہ	وصی رسولؐ و علمدار لشکر اسلام
انگوٹھی کا نقش	اَللهُ المَلِكُ ۔ عَلِيٌّ عَبْدُهٗ
کاتب خاص	عبید اللہ بن ابی رافع
آغاز امامت	پیر ۲۸ صفر ۱۱ھ/ ۶۵ عام الفیل/ اپریل ۶۳۲ء
خلافت ظاہری	محرم الحرام ۳۶ھ/ ۹۰ عام الفیل/ جون ۶۵۶ء
شہادت	ہفتہ ۱۹ رمضان المبارک ۴۰ھ/ ۹۴ عام الفیل/ جنوری ۶۶۱ء کو مسجد کوفہ میں عبد الرحمٰن ابن ملجم نامی خارجی نے زہر میں بجھی ہوئی تلوار سے سجدہ کے وقت سرِ اقدس پر وار کیا۔ جس کے تیسرے دن پیر ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ/ ۹۴ عام الفیل/ جنوری ۶۶۱ء کو دار الشرف کوفہ میں

	رحلت فرمائی۔
سن مبارک	۶۳ / سال
مدت امامت	۲۹ / سال
خلافت ظاہری	۵ / سال
علمی آثار	مکتوبات، دستور حکومت واصول سیاست، وصیت، صحیفہ علیؑ، جفر، جامعہ، صحیفۂ علویہ (دعائیں) تفسیر قرآن، جمع قرآن وغیرہ۔
شاگرد	حضرت علی علیہ السلام کے شاگردوں کی تعداد ان گنت ہے۔ یہاں چند اہم نام بیان کئے جارہے ہیں: **خواتین:** حضرت زینبؑ، حضرت ام کلثومؑ وحضرت فضہؓ وغیرھن **حضرات:** سلمان، ابوذر، مقداد، قنبر، ظہیر، مالک اشتر، سلیم بن قیس ہلالی، محمد بن قیس بجلی، ربیعہ بن سمیع، علی بن ابی رافع، عبید اللہ بن ابورافع، عبید اللہ بن عباس، محمد بن ابی بکر، مختار، میثم تمار، عمار یاسر وعثمان بن حنیف وغیرہم
صدقات و موقوفات	حضرت علی علیہ السلام کے صدقات وموقوفات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے بہت سی غیر آباد زمینوں کو آباد کر کے باغوں اور نخلستانوں میں تبدیل کیا۔ کنویں کھودے، چشمے نکالے پھر ان تمام آباد زمینوں، باغوں، کنوؤں، چشموں اور نخلستانوں نیز ان پر کام کرنے والے ہزاروں غلاموں کو راہِ خدا میں وقف کر دیا۔ حضرت کے یہ اوقاف وصدقات ان ہدایا اور صدقات کے علاوہ ہیں جو انہوں نے اپنی زندگی میں تقسیم کر دیئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت حسن بن علی مجتبیٰ علیہ السلام

ولادت: ۱۵ رمضان المبارک ۳ ہجری
شہادت: ۲۸ صفر المظفر ۵۰ ہجری

از:۔۔۔۔ سید حسین مرتضٰے

والد	حضرت علی ابن ابی طالب عمران بن عبد المطلب شیبۃ الحمد علیہم السلام
والدہ	حضرت فاطمۃ الزہراء بنتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
دادا	حضرت ابی طالب عمران بن عبد المطلب شیبۃ الحمد علیہم السلام
دادی	حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم علیہم السلام
نانا	حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین بن عبد اللہ بن عبد المطلب شیبۃ الحمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نانی	حضرت خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام
ولادت	۱۵ رمضان المبارک ۳ ہجری / ۵۷ عام الفیل / ۱یا ۲ مارچ ۶۲۵ء منگل، مدینۃ الرسولؐ
نام	حسن علیہ السلام۔ شبّر علیہ السلام
کنیت	ابو محمد
القاب	تقی، زکی، سبط، سید شباب اہل الجنۃ و شہید مسموم
بیویاں	خولہ بنت منظور غزاریہ، ام اسحٰق بنت طلحہ بن عبید اللہ تمیمی، ام بشیر بنت ابی مسعود انصاری، ہند بنت عبد الرحمٰن بن ابوبکر، ام فروہ سلمٰی بنت امراء القیس، رملہ، ام الحسن، ثقفیہ و جعدہ بنت اشعث۔
بیٹے	زید، حسن مثنٰی، عمر، قاسم، عبد اللہ، عبد الرحمٰن الحسن، طلحہ و حسین اثرم۔

بیٹیاں	ام الحسن، ام الحسین، فاطمہ، ام عبداللہ، ام سلمیٰ و رقیہ
سیاسی فرمانروا	معاویہ بن ابی سفیان
خلافت ظاہری و آغاز امامت	۲۱ ماہ رمضان ۴۰ ہجری / ۹۴ عام الفیل / جنوری ۶۶۱ عیسوی کو کوفہ میں مسلمانوں نے امام حسن علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس وقت امامؑ ۳۸ سال کے تھے۔
صلح حسنؑ	ربیع الاول ۴۱ ھجری / ۹۵ عام الفیل / جولائی ۶۶۱ عیسوی کو معاویہ کے لئے تاریخ ساز صلح نامہ تحریر فرمایا۔
اہم واقعات	واقعہ کساء، مباہلہ، حجۃ الوداع، غدیر خم، رحلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شہادت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا، جنگ جمل و صفین و نہروان و شہادت علی ابن ابی طالب علیہ السلام
دارالحکومت	کوفہ
انگوٹھی کا نقش	العزۃ للہ وحدہٗ
کاتب خاص	عبیداللہ بن ابی رافع
دربان	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام "سفینہ"
شہادت	۲۸ صفر ۵۰ ہجری / ۱۰۴ عام الفیل / مارچ ۶۷۰ عیسوی کو جعدہ بنت اشعث کے زہر سے مدینۃ النبی میں شہید اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔
سن مبارک	½ ۴۶ سال
مدت امامت	½ ۹ سال
علمی آثار	امام حسن علیہ السلام نے اپنے اشعار، مکتوبات و رسائل اور وصیت اپنے علمی آثار کے طور پر چھوڑے۔

شاگرد	امام حسن علیہ السلام نے بھی مسجد کوفہ اور مسجد النبیؐ میں فقہ، تفسیر، حدیث اور دوسرے علوم و فنون کا درس جاری رکھا اور بہت سے شاگردوں کو مختلف علوم و فنون کے میدانوں میں تربیت کیا۔ امام حسن علیہ السلام کے شاگردوں میں چند اہم کے نام یہ ہیں: محمد بن قیس بجلی، عبداللہ بن زبیر، محمد بن ابی بکر، عبداللہ بن جعفر، میثم تمار وغیرہم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابو عبداللہ حسین ابن علی علیہ السلام

ولادت : ۳ شعبان المعظم ۴ ہجری
شہادت : ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری

از ــــــــ : سید حسین مرتضےٰ

والد	حضرت علی ابن ابی طالب عمران بن عبد المطلب شیبۃ الحمد علیہم السلام
والدہ	حضرت فاطمۃ الزہراء بنت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
دادا	حضرت ابی طالب عمران بن عبد المطلب شیبۃ الحمد علیہما السلام
دادی	حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم علیہم السلام
نانا	حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین بن عبداللہ بن عبد المطلب شیبۃ الحمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نانی	حضرت خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام
ولادت	۳ شعبان المعظم ۴ ھجری / ۵۸ عام الفیل / ۸ جنوری ۶۲۶ء مدینۃ الرسولؐ
نام	حسین علیہ السلام ۔ شبیر علیہ السلام
کنیت	ابا عبداللہ
القاب	رشید، وفی، طیب، زکی، مبارک، تابع رضات اللہ، دلیل علی ذات اللہ، سبط، سید شباب اہل الجنۃ و سید الشہداء
بیویاں	لیلیٰ بنت ابی مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی، ام اسحق بنت طلحہ بن عبید اللہ تمیمی، شاہ زنان بنت کسریٰ یزدجرد بادشاہ ایران و رباب بنت امراء القیس بن عدی۔
بیٹے	علی زین العابدین علیہ السلام، علی اکبر علیہ السلام، جعفر،

بیٹے	عبداللہ اصغر و علی اصغر
بیٹیاں	سکینہ، فاطمہ و رقیہ
سیاسی فرمانروا	معاویہ بن ابی سفیان و یزید بن معاویہ
آغاز امامت	۲۸ صفر ۵۰ ھجری / ۱۰۴ عام الفیل / ۶۷۰ء بسن ۴۷ سال۔
مرگ معاویہ و خلافت یزید و آغاز سفر کربلا از مدینہ	۲۸ رجب المرجب ۶۰ ھجری / ۱۱۴ عام الفیل / ۶۸۰ عیسوی
مکہ مکرمہ سے کربلاء	۹ ذی الحجہ ۶۰ ھجری / ۱۱۴ عام الفیل / ۶۸۰ عیسوی
ورود کربلاء	۲ محرم ۶۱ ھجری / ۱۱۵ عام الفیل / ۶۸۰ء
اہم واقعات	واقعہ کساء، مباہلہ، حجۃ الوداع، غدیر خم، رحلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شہادت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا۔ جنگ جمل و صفین و نہروان، شہادت علی ابن ابی طالب علیہم السلام صلح امام حسن علیہ السلام و شہادت امام حسن علیہ السلام
انگوٹھی کا نقش	حسبی اللہ
شاعر	یحیی بن حکم اور کئی دوسرے شعراء
دربان	اسعد ھجری
سپہ سالار	حضرت عباس بن علی بن ابی طالب علیہم السلام
سفیر خاص	حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام
معاون خاص	حضرت زینب سلام اللہ علیہا
شہادت	۱۰ محرم الحرام ۶۱ ھجری / ۱۱۵ عام الفیل / ۶۸۰ عیسوی کربلاء معلی

سن مبارک	۵۷ سال
مدت امامت	۱۰ سال
علمی آثار	امام حسین علیہ السلام نے اپنے اشعار، مکتوبات و رسائل، خطبات اور وصایا اپنے علمی آثار کے طور پر چھوڑیں
شاگرد	امام حسین علیہ السلام کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جن میں سے چند یہ ہیں۔ امام زین العابدین علیہ السلام، حضرت عباس علیہ السلام زہیر بن قین حضرت مسلم علیہ السلام، حضرت حبیب بن مظاہر علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام کے اصحاب فقہ، تفسیر، حدیث، کلام، ہئیت ریاضی، نجوم اور دوسرے مختلف علوم و فنون کے علاوہ سیاسی اور جنگی فنون میں بھی مہارت رکھتے تھے۔
صدقات و موقوفات ↓	امام حسین علیہ السلام کی سخاوت و داد و دہش تاریخ میں انتہائی درخشاں باب کے طور پر مرقوم ہے۔ یہ بات امام حسین علیہ السلام کے خصائص میں سے بھی بیان کی جاتی ہے کہ جب آپ اپنے کسی غلام اور ملازم کی کسی بات پر خوش ہوتے تھے تو آپ اسے اپنی املاک میں سے کوئی باغ، نخلستان یا زمین کا ٹکڑا اس شرط کے ساتھ ہبہ فرما دیتے تھے کہ اس باغ، نخلستان یا زمین میں آنے والے ہر شخص کو تین دن تک مہمان کیا جائے اور کھانے پینے یا سیر و تفریح میں آزادی دی جائے۔ اسی طرح تاریخ نے یہ بھی لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام اپنے سفر کے دوران ہمیشہ وافر مقدار میں غلّہ اور مال و دولت لے کر نکلتے تھے اور راستہ میں ملنے والے سوالیوں نیز غریب دیہاتی قبائل اور صحرانوردوں

کو کم از کم سال بھر کا آذوقہ عنایت فرماتے ہوتے اپنا سفر مکمل فرماتے تھے۔ خصوصاً کربلا کے سفر کے دوران مدینہ سے مکہ نیز مکہ سے کربلا تک امام حسین علیہ السلام نے ان تمام افراد، قبائل، خاندانوں اور مسافروں کو کم از کم سال بھر کا آذوقہ عطا فرمایا جو راستہ میں ملے۔ پھر جن لوگوں نے آپ کی میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ان کو اور بھی نوازا۔ اس تمام داد و دہش کے باوجود جب کربلا پہنچے تو آپ کے پاس اس قدر اموال موجود تھے کہ آپ نے کربلاء کے پورے شہر اور اس کے اطراف کی تمام زرخیز اور بنجر زمینیں اہالی شہر سے ان کی مطلوبہ قیمت سے دو گنی قیمت میں خرید کر راہ خدا میں وقف کیں اور بنی اسد کو اس شرط پر اس کا متولی بنایا کہ وہ تا قیام قیامت اس شہر میں آنے والے ہر شخص کو کم از کم تین دن مہمان رکھ کر کھانا کھلائیں گے۔	صدقات و موقوفات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام

از: —— سیّد حسین مرتضےٰ

ولادت: ۵ شعبان المعظم، ۳۷ ہجری
شہادت: ۲۵ محرم الحرام ۹۵ ہجری

والد	حضرت حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
والدہ	شاہ زنان بنت یزدجرد ابن شہریار بن کسریٰ امیر المومنین علیہ السلام نے ان کا نام مریم اور فاطمہ رکھا تھا۔ اور سیّدۃ النساء کے لقب سے پکاری جاتی تھیں۔
دادا	حضرت علی ابن ابی طالب عمران علیہما السلام
دادی	حضرت فاطمۃ الزہراء بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ولادت	۵ شعبان المعظم، ۳۷ ہجری / ۹۱ عام الفیل / ۱۷ جنوری ۶۵۸ء جمعہ —— مدینۃ النبیؐ
نام	علی علیہ السلام
کنیت	ابو محمد
القاب	زین العابدین، سیّد الساجدین، سیّد العابدین، زکی، امین و ذوثفنات
بیوی	فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام ام عبداللہ
بیٹے	عبداللہ، حسن، حسین، زید، عمر، حسین اصغر، عبدالرحمٰن علی، سلیمان و محمد اصغر
بیٹیاں	خدیجہ، ام کلثوم و فاطمہ علیہ

سیاسی فرمانروا	یزید بن معاویہ بن ابی سفیان ، معاویہ بن یزید ، مروان بن حکم ، عبدالملک بن مروان ، ولید بن عبدالملک ۔
آغاز امامت	۱۰ محرم الحرام ۶۱ ھجری / ۱۱۵ عام الفیل / ۶۸۰ عیسوی بسن ۲۳ سال ۔
زعامت و مرجعیت حضرت زینب سلام اللہ علیہا	امام حسین علیہ السلام نے مومنین کو اپنے بعد جناب زینب سلام اللہ علیہا کی تقلید کا حکم دیا تھا ۔ چنانچہ کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام کی مصلحت آمیز علالت کے سبب نیز مدینہ میں سیاسی خلفشار کے دوران امام زین العابدین کی خاموشی اور سکوت کے سبب امام زین العابدین علیہ السلام کی نیابت اور مومنین کی زعامت و مرجعیت کے فرائض جناب زینب سلام اللہ علیہا کے ذمہ رہی اس دور میں جناب زینب سلام اللہ علیہا نے اپنی تمام زندگی مومنین و مومنات اور امت مسلمہ کی ارشاد و ہدایت اور ان کے معاشی ، معاشرتی سیاسی اور فقہی معاملات میں ان کی بھرپور رہنمائی اور ہدایت کا کام انجام دیا ۔
اہم واقعات	واقعہ کربلا ، سفر کوفہ و شام ، زندان شام ، مدینہ واپسی مدینہ کی تاراجی ، واقعہ حرہ (مکہ کی تاراجی اور خانہ کعبہ کا جلایا جانا) خروج مختار و قصاص قاتلین امام حسین علیہ السلام
انگوٹھی کا نقش	وما توفیقی الا باللہ
شاعر	فرزدق ، کثیر عزہ
دربان	ابو جبلہ ، ابو خالد کابلی و یحیی المطعمی
شہادت	۲۵ محرم الحرام ۹۵ ھجری / ۱۴۹ عام الفیل / اکتوبر ۷۱۲ عیسوی مدینہ میں ولید بن عبدالملک کے زہر سے شہید ہوئے ۔

سن مبارک	۵۸ سال
مدت امامت	۲۴ سال
علمی آثار	رسالۃ الحقوق، صحیفۂ سجادیہ
شاگرد	ابان بن تغلب، اسماعیل بن حکم رافعی، ثابت بن دینار کوفی مشہور بہ ابوحمزہ ثمالی، زرارہ بن اعین وغیرھم۔
صدقات و موقوفات	امام زین العابدین علیہ السلام کے بارے میں تواریخ میں مذکور ہے کہ امام علیہ السلام تین مرتبہ شدید بیمار ہوتے۔ ہر بیماری کے موقع پر امام علیہ السلام نے اپنے باغات، نخلستانوں، زمینوں، چشموں، کنوؤں اور دوسرے تمام اموال و املاک میں سے ایک تہائی کو راہ خدا میں وقف کرنے کی وصیت فرمائی۔ نیز ہر مرتبہ صحت یاب ہونے کے بعد اپنی وصیت پر اپنی زندگی ہی میں عمل کر دیا اور ان ایک تہائی اموال و املاک کو راہِ خدا میں وقف فرما دیا۔ یہ موقوفات و صدقات ان کے علاوہ ہیں جو امام علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کی وصیت کے مطابق انجام پائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت محمد بن علی باقر العلوم علیہ السلام

ولادت: ۱ رجب المرجب ۵۷ ہجری
شہادت: ۷ ذی الحجۃ الحرام ۱۱۴ھ

از ــــــــ: سید حسین مرتضیٰ

والد	حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب عمران علیہم السلام
والدہ	حضرت فاطمہ بنت امام حسن علیہما السلام
دادا	امام حسین علیہ السلام
دادی	شاہ زنان مریم / فاطمہ بنت یزدجرد
نانا	امام حسن مجتبیٰ
ولادت	۱ رجب المرجب ۵۷ ہجری / ۱۱۱ عام الفیل / مارچ ۶۷۶ عیسوی پیر ــــ مدینۃ النبیؐ
نام	محمد علیہ السلام
کنیت	ابوجعفر
القاب	باقر العلوم، الشاکر للہ، ہادی، امین و شبیہ
بیوی	حضرت فاطمہ ام فردہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر
بیٹے	امام جعفر صادق علیہ السلام، عبداللہ، ابراہیم، عبیداللہ و علی
بیٹیاں	زینب و ام سلمیٰ
سیاسی فرمانروا	ولید بن عبدالملک، سلیمان بن عبدالملک، عمر بن عبدالعزیز یزید بن عبدالملک و ہشام بن عبدالملک۔
آغاز امامت	۲۵ محرم الحرام ۹۵ ہجری / ۱۹۴ عام الفیل / اکتوبر ۷۱۳ عیسوی بسن ۳۸ سال

اہم واقعات	واقعہ کربلا، سفر کوفہ وشام، زندان شام، مدینہ واپسی، مدینہ کی تاراجی، واقعہ حرہ (مکہ کی تاراجی اور خانہ کعبہ کا جلایا جانا) خروج مختار وقصاص قاتلین امام حسین علیہ السلام، امام زین العابدین علیہ السلام کی شہادت واسلامی سکہ کا اجراء
انگوٹھی کا نقش	العزة لله جميعا
شاعر	کثیر عزہ، کمیت، الورد الاسدی وحمیری
دربان	جعفر جعفی
شہادت	۷ ذی الحجۃ الحرام، ۱۱۴ ہجری/ ۱۶۸ عام الفیل/ جنوری ۷۳۳ء ہفتہ کے دن ہشام کے زہر سے مدینہ میں شہید ہوئے۔
سن مبارک	۵۷ سال
مدت امامت	۱۹ سال
علمی آثار	تفسیر قرآن، رسالہ سعد الخیر، کتاب الھدایہ، وصیۃ الامام علیہ السلام
شاگرد	جابر بن یزید جعفی، عاصم بن حمید الحناط، جعفر بن محمد شریح الحضرمی، زیاد بن منذر ابی الجارود، شہاب بن عبد ربہ، محمد بن مسلم، اسماعیل بن محمد، زرارہ بن اعین، محمد بن قیس اسدی و محمد بن قیس بجلی وغیرھم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت جعفر ابن محمد صادق علیہ السلام

ولادت: ۱۷ ربیع الاوّل ۸۳ ہجری
شہادت: ۱۵ رجب / ۲۵ شوال ۱۴۸ھ

از ـــــ: سیّد حسین مرتضےٰ

والد	حضرت محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
والدہ	حضرت ام فروہ فاطمہ بنت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر علیہا السلام
دادا	حضرت علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
دادی	حضرت فاطمہ بنت امام حسن علیہا السلام۔
ولادت	۱۷ ربیع الاوّل ۸۰/۸۳ ھجری / ۱۳۵ / ۱۳۷ عام الفیل / ۶۹۹ / اپریل ۷۰۲ عیسوی ـــ پیر مدینۃ النبیؐ
نام	جعفر علیہ السلام
کنیت	ابو عبداللہ ثانی، ابو اسماعیل و ابو موسیٰ
القاب	صادق، عالم، فاضل، طاہر، قائم، کافل، منجی، صابر
بیویاں	حمیدہ بنت صاعد مغربی و فاطمہ بنت حسین ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران۔
بیٹے	اسماعیل، عبداللہ، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، اسحاق، محمد دیباج، عباس و علی
بیٹیاں	بنانۃ، ام فروہ، اسماء و فاطمہ
سیاسی فرمانروا	ہشام بن عبدالملک، یزید بن عبدالملک، ابراہیم بن ولید، مروان بن محمد حمار، سفاح و منصور۔

آغاز امامت	۷ ر ذی الحجہ الحرام ۱۱۴ ھجری / ۱۶۸ عام الفیل / جنوری ۷۳۳ ء بسن ۳۴ یا ۳۱ رسال۔
اہم واقعات	امام زین العابدین علیہ السّلام اور امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت، بنی امیہ اور بنی عباس میں اقتدار کی جنگ، بنی امیہ کا قتل عام اور بنی عباس کے اقتدار کا آغاز۔
انگوٹھی کا نقش	ماشاء اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ استغفر اللہ
شاعر	سید حمیری، اشجع سلمی، کمیت اسلامی، عبدی و جعفر بن عفان
دربان	مفضل بن عمر
شہادت	۱۵ ر رجب / ۲۵ شوال ۱۴۸ ھجری / ۲۰۲ عام الفیل / ستمبر / دسمبر ۷۶۵ عیسوی ـــــ مدینۃ النبیؐ، منصور عباسی کے زہر سے جو محمد بن سلیمان گورنر مدینہ کے ذریعہ دلوایا گیا
سن مبارک	۶۵ یا ۶۸ سال۔
مدت امامت	۱۴ ر سال۔
علمی آثار	۷۰ ر تالیفات جن میں سے مشہور توحید مفضل ہے۔
شاگرد ↓	امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاگردوں کی تعداد چالیس ھزار ہے جن میں سے چار سو ایسے تھے جو مرجعیت کے مقام تک پہنچ گئے تھے اور مختلف علوم وفنون میں مہارت رکھتے تھے ان میں سب سے مشہور جابر بن حیان ہیں جو ۳۰۰ ر سائنسوں اور ٹیکنالوجیز کے موجد ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک اور اہم شاگردان کی اہلیہ اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ جناب حمیدہ بنت صاعد مغربی سلام اللہ علیہا بھی ہیں جنہوں نے مختلف علوم وفنون کے علاوہ علوم ومعارف اسلامی خصوصاً فقہ اہلبیت علیہم السّلام میں کمال حاصل کر لیا تھا۔ وہ امام علیہ السلام

کے دور ہی میں حلقۂ تدریس بھی رکھتی تھیں۔ نیز لوگوں کے ارشاد و ہدایت کا فریضہ بھی انجام دیتی تھیں۔	شاگرد
امام جعفر صادق علیہ السلام کو معلوم تھا کہ چونکہ بنی عباس یہ نعرہ لیکر اُٹھے تھے کہ وہ بنی امیہ سے حکومت چھین کر حکومت کے اصل ورثاء یعنی آل محمد علیہم السلام کے ہاتھ میں دیں گے۔ اس لئے حکومت حاصل کرنے کے بعد ان کی سب سے پہلی کوشش یہ ہوگی کہ آل محمد کی نسل ختم کردی جائے، نیز انہوں نے بنی امیہ کی نسل ختم کرنے کی بھی پوری کوشش کی تھی، اتفاقاً بنی امیہ کا ایک بچہ بھاگنے میں کامیاب ہوسکا تھا جو اندلس پہنچ گیا اور اس نے بڑے ہوکر وہاں بنی امیہ کی حکومت کی بنیاد ڈالی ورنہ سفاح نے اپنی دانست میں بنی امیہ کے خاندان کے بچہ بچہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اس لئے امام علیہ السلام نے اپنے وصیت نامہ میں جن افراد کو اپنا وصی مقرر کیا ان میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے علاوہ یہ نام لکھے: عبد اللہ بن جعفر، موسیٰ بن جعفر، حمیدہ بنت صاعد مغربی، محمد بن سلیمان (گورنر مدینہ) اور خلیفہ منصور عباسی۔ چنانچہ امام علیہ السلام کی شہادت کے بعد وہی ہوا جس کا امام علیہ السلام کو خدشہ تھا۔ یعنی منصور عباسی نے گورنر مدینہ کو حکم بھیجا کہ امام علیہ السلام کی وصیت دیکھی جائے اور جن لوگوں کو امام علیہ السلام نے اپنا وصی مقرر کیا ہے ان سب کی گردنیں اڑادی جائیں۔ جب وصیت نامہ پڑھا گیا اور اس میں یہ نام دیکھے گئے تو خلیفہ نے اپنا حکم واپس لے لیا ورنہ اپنی گردن بھی اڑانا پڑتی۔ یوں امام علیہ السلام نے اپنی حکمت عملی سے نسل امامت کی بقاء کا سامان فراہم کردیا۔	اوصیاء

ان ہی حالات کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہم السلام کے جو نام محمد اور علی نہیں رکھے گئے اس کا سبب بھی شاید یہی ہو کر دشمن پہچان نہ سکیں، کیونکہ یہ نام خانوادہ امامت کی عمومی رسم کے مطابق نہ تھے۔	↓ اوصیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت موسیٰ بن جعفر کاظم علیہ السلام

ولادت : ۷ صفر ۱۲۸ ہجری
شہادت : ۲۵ رجب ۱۸۳ ہجری

از ـــــ : سید حسین مرتضےٰ

والد	حضرت جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
والدہ	حضرت حمیدہ بنت صاعد مغربی سلام اللہ علیہا۔
دادا	حضرت محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
دادی	حضرت ام فروہ فاطمہ بنت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر علیہا السلام
ولادت	۷ صفر ۱۲۸ ہجری / ۱۸۲ عام الفیل / نومبر ۴۵ ۷ عیسوی کو اتوار کے دن اپنے جدِ امجد حضرت عبداللہ علیہ السلام کے روضۂ اقدس کے قریب ابواء کے مقام پر ولادت ہوئی۔
نام	موسیٰ علیہ السلام
کنیت	ابو ابراہیم، ابوالحسن، ابو علی و ابو اسماعیل
القاب	عبد صالح، کاظم، صابر، صالح الامین، باب الحوائج، ذو نفس زکیہ، زین المجتہدین، وفی، زاہر، مامون، طیب و سید
بیویاں	امام علیہ السلام کے ۱۹ بیٹے اور ۱۸ بیٹیاں تھیں لیکن بیویوں کے نام نہیں ملتے۔ فقط ایک بیوی کا نام ملتا ہے۔ تکتم طاہرہ ولم المومنین۔
بیٹے	امام علی رضا علیہ السلام، ابراہیم، عباس، قاسم، اسماعیل، جعفر، ہارون حسن، احمد، محمد، حمزہ، عبداللہ، اسحاق، عبیداللہ، زید، حسن، فضل حسین و سلیمان

بیٹیاں	فاطمہ کبریٰ، فاطمہ صغریٰ، رقیہ، حکیمہ، رقیہ صغریٰ، کلثوم، ام جعفر، لبابہ، زینب، خدیجہ، علیہ، آمنہ، حسنہ، بریہہ، ام سلمیٰ، میمونہ، ام کلثوم وام ابیھا۔
سیاسی فرمانروا	سفاح، منصور، محمد مہدی، موسیٰ، ہادی وہارون رشید
آغاز امامت	پیر ۱۵ رجب ۱۴۸ ھجری / ۲۰۲ عام الفیل / ستمبر ۷۶۵ عیسوی، بسن ۲۰ سال
زعامت و مرجعیت حضرت حمیدہ سلام اللہ علیہا	امام جعفر صادق علیہ السلام کی زوجہ اور شاگرد رشید نیز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت حمیدہ بنت صاعد مغربی سلام اللہ علیہا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دورِ امامت میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف سے مسلمانوں کی زعامت و مرجعیت نیز ارشاد وہدایت کے خصوصی منصب پر فائز تھیں اور جب تک زندہ رہیں درس و تدریس، ارشاد و ہدایت اور احکامِ اسلامی کی تعلیم و تلقین نیز مسلمانوں کی سیاسی و سماجی اور ثقافتی رہنمائی کے فرائض انجام دیتی رہیں۔
اہم واقعات	امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت، شیعوں اور سادات کا قتل عام، مہدی عباسی کی قید میں رہے، ہارون نے بصرہ میں عیسیٰ ابن جعفر کے گھر پھر بغداد میں فضل بن ربیع پھر سندی بن شاہک کے پاس قید میں رکھا۔
انگوٹھی کا نقش	الملک للہ وحدہٗ
شاعر	سید حمیری
دربان	محمد بن مفضل
شہادت	پیر ۶/۲۵ رجب ۱۸۳ ھجری / ۲۳۷ عام الفیل / اگست ۷۹۹ عیسوی قیدخانہ بغداد میں ہارون کے زہر سے۔

سن مبارک	٥٥ / سال
مدت امامت	٣٥ / سال
فنی آثار	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مدینہ کی بڑھتی ہوئی آبادی ملاحظہ فرماتے ہوئے، مدینہ کے اطراف میں اپنے بہت سے سرسبز و شاداب باغات اور نخلستانوں کو ملا کر ایک شہر آباد کیا جس کا نام "صریا" تھا۔ اور خود بھی وہیں جا کر سکونت اختیار کی تاکہ مدینہ کی آبادی بے حساب بڑھنے سے رک جائے۔ امام حسن عسکری کی ولادت اسی شہر میں ہوئی تھی۔
علمی آثار	کتاب العقل، مسند امام موسیٰ کاظم وغیرہ
شاگرد	سید حمیری، محمد بن فضل، ابان بن عثمان بجلی، ہشام بن حکم، ہشام بن سالم مشہور ہیں۔ البتہ کئی سو شاگردوں کے نام ملتے ہیں، جو اکابر علماء میں سے تھے۔
صدقات و موقوفات	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے وصیت نامہ کے مطابق امام علیہ السلام کے صدقات و موقوفات کئی ہیکٹر باغات و نخلستانوں نیز سیکڑوں کنوؤں اور چشموں پر مشتمل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام

ولادت : ۱۱ ذی قعدہ ۱۴۸ ہجری
شہادت : ۱۷ صفر ۲۰۳ ہجری

از ـــــــ : سید حسین مرتضیٰ

والد	حضرت موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
والدہ	حضرت ام المومنین طاہرہ علیہا السلام جو تکتم بھی کہلاتی تھیں۔
دادا	حضرت جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
دادی	حضرت حمیدہ بنت صاعد مغربی سلام اللہ علیہا
ولادت	جمعرات، ۱۱ ذی قعدہ الحرام ۱۴۸ ھجری / ۲۰۲ عام الفیل / دسمبر ۷۶۵ء مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نام	علی علیہ السلام
کنیت	ابوالحسن (ثانی)
القاب	رضا، رضی، صابر، وفی، صادق (فاضل و سلطان العرب و العجم)
بیویاں	ام الحسن سبیکہ نوبیہ خیزران و ام حبیبہ بنت مامون
اولاد	حضرت محمد تقی علیہ السلام
سیاسی فرمانروا	ہارون، امین و مامون
آغاز امامت	پیر، ۶ رجب ۱۸۳ ھجری / ۲۳۷ عام الفیل / اگست ۷۹۹ عیسوی۔

اہم واقعات	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت، امین و مامون کی جنگ، امین کی موت خراسان کا سفر و ولایت عہدی کی دستاویز پر دستخط۔
انگوٹھی کا نقش	ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
ولایت عہدی	۲۰۱ ھجری / ۲۵۵ عام الفیل / ۸۱۶ء
شاعر	دعبل خزاعی، ابو نواس و ابراہیم بن عباس صولی
دربان	محمد بن خیرات، اباصلت عبدالسلام بن صالح ھروی، یاسر و نادر
شہادت	۱۷ صفر ۲۰۳ ھجری / ۲۵۷ عام الفیل / اگست ۸۱۸ء مامون کے دیئے ہوئے زہر آلود انگوروں کے ذریعہ۔
سن مبارک	۵۵ سال
مدت امامت	۲۰ سال
سیاسی آثار	امام علیہ السلام کے نام کے درہم و دینار جو ولی عہدی کے معاہدہ کے سبب جاری ہوئے۔
علمی آثار	فقہ الرضا، طب الرضا، صحیفۃ الرضا، علل الاحکام الشرعیہ و جوامع الشرعیہ
شاگرد	حسین بن سعید اھوازی، احمد بن عمر جلال، حسین بن زیاد عطار، محمد بن قاسم بن فضیل، محمد بن احمد بن قیس عیلان، محمد بن اسلم طبری، مرزبان بن عمران بن عبداللہ بن سعد قمی، مقاتل بن قیاما لجنی، وزیرۃ بن محمد غانی، ہاشم بن ابراہیم عباسی شرقی و اباصلت ھروی وغیرھم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت محمد بن علی تقی علیہ السلام

از ــــــــ : سید حسین مرتضیٰ

ولادت : ۱۰ رجب ۱۹۵ ہجری
شہادت : ۲۹ ذی قعدہ ۲۲۰ ہجری

والد	حضرت علی رضا ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
والدہ	حضرت ام الحسن سبیکہ خیزران علیہا السلام
دادا	حضرت موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین بن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
دادی	حضرت ام المومنین طاہرہ علیہا السلام
ولادت	۱۰ رجب ۱۹۵ ہجری / ۲۴۹ عام الفیل / اپریل ۸۱۱ عیسوی مدینۃ النبیؐ
نام	مُحمّد علیہ السلام
کنیت	ابوجعفر ثانی
القاب	تقی، جواد، منتجب، مرتضیٰ، [illegible] ر، متوکل، قانع، زکی و عالم۔
بیویاں	سمانہ مغربیہ، مغربی افریقہ کی رہنے والی تھیں و ام الفضل بنت مامون الرشید۔
بیٹے	حضرت علی نقی علیہ السلام و حضرت موسیٰ مبرقع
بیٹیاں	فاطمہ، خدیجہ، ام کلثوم امامہ و حکیمہ۔
سیاسی فرمانروا	مامون الرشید و معتصم
آغاز امامت	۱۷ صفر ۲۰۲ ہجری / ۲۵۷ عام الفیل / اگست ۸۱۸ عیسوی، بسن ۸ سال

اہم واقعات	امین و مامون کی جنگ، امام رضا علیہ السلام کی ولایت عہدی، علویین کے اقتدار کا دور، سیاسی افراتفری اور طوائف الملوکی، امام رضا علیہ السلام کی شہادت۔
انگوٹھی کا نقش	نعم القادر اللہ
شاعر	دعبل خزاعی و ابو نواس
دربان	عثمان بن سعید زیات و عمر بن فرات
شہادت	۲۹ ذی قعدۃ الحرام ۲۲۰ ھجری / ۲۷۴ عام الفیل / نومبر ۸۳۵ عیسوی سامرہ، معتصم کے زہر سے شہید ہوئے۔
سن مبارک	۲۵ سال
مدت امامت	۱۷ سال
علمی آثار	کوئی باقاعدہ کتاب ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئی۔
شاگرد	خواتین: ام احمد بنت حسین، زینب بنت محمد بن یحییٰ، حکیمہ بنت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام و حکیمہ بنت امام رضا علیہ السلام وغیرھن۔ حضرات: احمد بن محمد بن خالد برقی، عثمان بن سعید، علی بن اسباط کندی، صفوان بن یحییٰ، احمد بن محمد عیسیٰ، احمد بن محمد بزنطی، علی بن مہزیار اھوازی و محمد بن ابی عمیر وغیرھم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علی بن محمد نقی علیہ السلام

از ـــــــ : سید حسین مرتضےٰ

ولادت : ۵ رجب المرجب ۲۱۴ ہجری
شہادت : ۳ رجب المرجب ۲۵۴ ہجری

والد	حضرت محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
والدہ	حضرت سمانہ مغربیہ علیہا السلام
دادا	حضرت علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
دادی	حضرت ام الحسن سبیکہ خیزران علیہا السلام
ولادت	۵ رجب المرجب/ ۱۵ ذی الحجۃ الحرام ۲۱۴ ھجری/ ۲۶۸ عام الفیل/ ستمبر ۸۲۹ یا مارچ ۸۳۰ عیسوی، صریا، مدینہ
نام	علی علیہ السلام
کنیت	ابوالحسن ثالث
القاب	ہادی، نقی، طیب، حبیب، مرتضیٰ، عالم، فقیہ، متوکل، عسکری و مؤتمن۔
بیوی	حضرت سلیل بنت شاہ روم
بیٹے	امام حسن عسکری علیہ السلام، حسین، محمد و جعفر
بیٹیاں	۲ بیٹیاں
سیاسی فرمانروا	معتصم، واثق، متوکل، منتصر، مستعین و معتز
آغاز امامت	۲۹ ذی قعدہ، ۲۲۰ ھجری/ ۲۷۴ عام الفیل/ نومبر ۸۳۵ عیسوی بسن ۶ سال۔

اہم واقعات	امام محمد تقی علیہ السلام کی شہادت، کربلا کی تاراجی اور روضہ سید الشہداء سلام اللہ علیہ کا انہدام و تعمیر جدید۔
انگوٹھی کا نقش	۱- حفظ العهود من اخلاق المعبود ۲- الله ربي و هو يعصمني من خلقه ۳- من عصى هواه بلغ مناه
شاعر	عوفی، دیلمی، محمد ابن اسماعیل صیمری، ابوتمام طائی، ابوالغوث اسلم بن مہوز منبجی، ابوہاشم جعفری وحمانی۔
دربان	عثمان بن سعید عمری و محمد بن عثمان بن سعید عمری
شہادت	۳/ رجب/ جمادی الثانی ۲۵۴ ھجری/ ۲۰۸ عام الفیل/ جون ۸۶۸ عیسوی، معتز کے زہر سے سامرہ میں۔
سن مبارک	۴۰/ سال
مدت امامت	۳۴/ سال
علمی آثار	رسالہ رد اھل جبر و تفویض، جوابات یحییٰ بن اکثم، مکاتیب و خطوط، مسائل و احکام۔
شاگرد	خواتین: سلیل، سیدہ کلثوم مرضیہ و حکیمہ حضرات: عثمان بن سعید عمری، محمد بن عثمان بن سعید عمری، علی بن مہزیار، فضل بن شاذان، عبد العظیم حسنی ( ) علی بن بلال، سندی بن محمد، ابراہیم بن مہزیار، حسین بن سعید اهوازی و ابن سکیت یعقوب بن اسحاق اهوازی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت حسن بن علی عسکری علیہ السلام

از ____ : سید حسین مرتضےٰ

ولادت : ۸/۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ ہجری
شہادت : ۸ ربیع الاول ۲۶۰ ہجری

والد	حضرت علی ابن محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
والدہ	حضرت سلیل سلام اللہ علیہا
دادا	حضرت محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام
دادی	حضرت سمانہ مغربیہ علیہا السلام
ولادت	۸/۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ ھجری/ ۲۸۶ عام الفیل/ دسمبر ۸۴۶ عیسوی، مدینۃ النبیؐ
نام	حسن علیہ السلام
کنیت	ابو محمد، ابو القاسم و ابو الخلف
القاب	زکی، ہادی، تقی، عسکری، خالص، سراج، صامت، رفیق مرتضیٰ، عبد اللہ، جواد۔
بیوی	نرجس/ ملیکہ بنت یشوعا بن قیصر شاہ روم، ان کی والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور وصی حضرت شمعون کی اولاد سے تھیں۔
بیٹے	امام مہدی علیہ السلام
سیاسی فرمانروا	متوکل، منتصر، مستعین، معتز، مہتدی و معتمد

آغاز امامت	۲رجب المرجب ۲۵۴ ھجری / ۳۰۸ عام الفیل / ۸۶۸ عیسوی بسن ۲۲ سال
اہم واقعات	متوکل کے ہاتھوں روضہ سید الشہداء سلام اللہ علیہ کا انہدام، امام محمد تقی علیہ السلام کی شہادت، شیعوں پر مظالم، ثورۃ حسین بن محمد بن حمزہ، ثورۃ علی بن زید بن حسن، ثورۃ احمد بن محمد بن عبد اللہ، ثورۃ عیسیٰ ابن جعفر، ثورۃ شہید یحییٰ و ثورۃ الزنج۔
انگوٹھی کے نقش	۱۔ سبحان من لہٗ مقالیہ السمٰوٰت والارض ۲۔ انا اللہ شہید حسن بن علی
شاعر	ابن رومی
دربان	عثمان بن سعید عمری و محمد بن عثمان بن سعید عمری
شہادت	۸ ربیع الاول ۲۶۰ ھجری / ۳۱۴ عام الفیل / جنوری ۸۷۴ عیسوی سامرہ۔ معتمد کے زہر سے۔
سن مبارک	۲۸ سال
مدت امامت	۶ سال
علمی آثار	تفسیر قرآن، رسالہ بنام اسحاق ابن اسماعیل نیشاپوری، رسالۃ المنقبۃ، رسالۃ الی اھالی قم، رسالۃ الی الفقیۃ علی بن الحسین، رسالۃ الی بعض شیعتہ، رسالۃ الی شخص من شیعتہ و رسالۃ الی عبد اللہ البیہقی۔
شاگرد	ابراہیم بن عبدۃ النیشابوری، ایوب بن نوح، ایوب بن باب، احمد بن اسحاق رازی، احمد بن اسحاق اشعری، جعفر بن سہیل، حفص بن عمرو العمری، عثمان بن سعید العمری، علی بن جعفر الحمانی، قاسم بن علاء، محمد بن صالح بن محمد و محمد بن عثمان بن سعید۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مہدی بن حسن علیہ السلام

۱۵ رشعبان المعظم ۲۵۵ ہجری
۱۵ رشعبان المعظم ۳۲۹ ہجری

از ـــــ : سیّد حسین مرتضیٰ

والد	حضرت حسن ابن علی ابن محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
والدہ	نرجس بنت یشوعا ابن قیصر روم
دادا	حضرت علی ابن محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب عمران علیہم السلام۔
دادی	حضرت سلیل بنت شاہ روم
ولادت	۱۵ رشعبان المعظم ۲۵۵ ہجری/ ۳۰۹ عام الفیل/ جولائی ۸۶۷ عیسوی جمعہ۔ سُر مَن رَأہ
نام	م۔ح۔م۔د عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف
کنیت	ابوالقاسم علیہ السلام، ابوصالح علیہ السلام وغیرہ
القاب	مہدی، قائم آل محمد، منتظر، صاحب الزمان، حجۃ خاتم، بقیۃ اللہ الاعظم، صاحب انوار، خلیفۃ اللہ، لسان الصدق، مسیح الزمان، ماءِ معین، باسط ہادی، صاحب الامر، سدرۃ المنتھیٰ وغیرہ
آغاز امامت	۸ ربیع الاوّل ۲۶۰ ہجری/ ۳۱۴ عام الفیل/ جنوری ۸۷۴ عیسوی بسن ۵ سال
غیبت صغریٰ	اواخر ۲۶۰ ہجری/ ۳۱۴ عام الفیل/ ۸۷۴ عیسوی سامراء

غیبت صغریٰ کی مُدت	۶۹ر سال
خصوصی نائب یا نوابین خاص	۱۔ ابو عمرو، عثمان بن سعید عمری، اسدی، سمّان، زیّات م: ۳۰۰ھ ۲۔ ابو جعفر، محمد بن عثمان بن سعید عمری، اسدی م: جمادی الاولیٰ، ۳۰۴ھ ۳۔ ابو القاسم، حُسین بن روح بن ابو بحر نوبختی م: ۱۸ر شعبان، ۳۲۶ھ ۴۔ ابو الحسن، علی بن محمد سمری م: ۱۵ر شعبان، ۳۲۹ھ
متفرق نوابین و سفراء	ان خاص نائبین کے علاوہ مختلف ملکوں اور شہروں میں غیبت صغریٰ کے دوران مختلف قابلِ اعتماد علماء و صلحاء کو امام علیہ السلام کی سفارت و نیابت کی ذمہ داریاں دی گئی تھیں۔ البتہ "نوابین خاص" کو مرکزی حیثیت حاصل تھی اور یہ لوگ ان کے ساتھ مل کر اپنے فرائض انجام دیتے تھے۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:- ۱۔ ابراہیم بن مہزیار ۲۔ احمد بن اسحاق بن سعد بن مالک اشعری ۳۔ بسّامی ۴۔ حاجز بن یزید ۵۔ حسین بن علی بن سفیان بزوفری ۶۔ عاصمی ۷۔ عطار ۸۔ قاسم بن علاء

متفرق نوابین و سفراء	٩- قسم بن علامہ ١٠- محمد بن ابراہیم بن مہزیار ١١- محمد بن جعفر اسدی ١٢- محمد بن شاذان بن نعیم نیشاپوری ١٢- محمد بن صالح بن محمد ہمدانی دہقان ١٤- محمد بن عبداللہ کوفی ١٥- محمد بن علی بن بلال بلالی
انگوٹھی کا نقش	اَنَا حُجَّتُہٗ وَخَاصَّتُہٗ
غیبت کبریٰ	١٥/ شعبان المعظم ٣٢٩ ھجری/ ٣٨٣ عام الفیل/ مئی ٩٤٠ عیسوی سامراء
غیبت کا مقصد	امام عجؑ کی غیبت کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ :- مسلمانانِ عالم اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور مل جل کر ایسے مناسب حالات پیدا کریں جو ظہور یا قیام امر کا پیش خیمہ بنیں۔
غیبت امام عجؑ میں مسلمانوں کا فریضہ	غیبت کے دوران مسلمانوں کا فریضہ یہ ہے کہ وہ :- الف۔ عالمگیر اسلامی تمدن و ثقافت ب۔ عالمگیر اسلامی معاشرہ ج۔ عالمگیر اسلامی نظام تعلیم د۔ عالمگیر اسلامی اقتصادیات ہ۔ عالمگیر اسلامی انتظامات و۔ عالمگیر اسلامی فوجی تنظیم ز۔ عالمگیر اسلامی نظام عدالت ح۔ عالمگیر اسلامی نظام اخوت

اور ان سب سے بڑھ کر : ط۔ بین الاقوامی اسلامی سیاسی نظام نیز ی۔ عالمگیر اور بین الاقوامی اسلامی حکومت کی تشکیل کے لئے مرحلہ وار کام کریں۔ یعنی ، ۱۔ ان کے فکری سانچے کی تربیت کے لئے علمی، تحقیقی، تدریسی اور تربیتی کام کریں۔ ۲۔ ان کی عملی تشکیل کے لئے چھوٹے چھوٹے یونٹس میں تجربے کریں۔ ۳۔ علماء، مفکرین، محققین اور مختلف فنون کے ماہر نیز مختلف نظریات و ثقافتوں کے حامل گروہ تعصبات سے دُور ہو کر مل جُل کر کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ ۴۔ ان چھوٹے چھوٹے تجربوں کے نتیجہ میں مزید استحکام اتحاد کے ساتھ اصلاح و تکامل کے ساتھ اصلاح و تکامل کا کام جاری رکھیں۔ ۵۔ اس اصلاح و تکامل کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے یونٹ تشکیل دینے کی کوشش کریں۔ ۶۔ مختلف شعبہ ہائے حیات نیز زندگی کے مختلف مرحلوں میں اسلامی نظام کو جاری و ساری کرنے کی سعی کریں۔ ۷۔ بھرپور انداز میں ایک بین الاقوامی اور عالمگیر اسلامی نظام سیاست اور حکومت کی تشکیل کا فریضہ انجام دیں۔	↓ غیبت امام عج میں مسلمانوں کا فریضہ
قرآن و احادیث کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیام امر یا ظہور مہدی عج یا ظہور قائم آل محمد عج اسی وقت ممکن ہے جب مسلمان ایک عالمگیر اور بین الاقوامی فکری، علمی، ثقافتی، تربیتی، انتظامی، فوجی اور	قیام امر یا ظہور مہدی عج ↓

↓ قیام امر یا ظہور مہدیؑ	سیاسی قوت کے طور پر ابھر کر سامنے آجائیں۔ اس وقت مسلمانوں کی اجتماعی کاوشوں میں جو ایسی کمزوریاں رہ جائیں گی جن کی اصلاح کسی ایسی ہستی کے بغیر ناممکن ہوگی جو براہِ راست وحیِ الٰہی سے مربوط ہو، اس وقت انشاء اللہ المستعان امام مہدی عج ظہور فرما کر اس اصلاح و تکامل کے فریضہ کو انجام دیں گے۔ چنانچہ، قیام امر یا ظہور مہدی کے نتیجہ میں مسلمانوں کی کوششوں کو تکامل ملے گا اور یہ کوششیں مسلمان نظام سیاست و حکومت سے اسلام کے الٰہی سیاسی و حکومتی نظام میں تبدیل ہو جائیں گی۔
ظہور کا وقت	قیام امر یا ظہور کا وقت مصلحت الٰہی کے سبب خود امام زمانہ علیہ السلام سے بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے۔
ظہور کا مقام	بیت اللہ العتیق ـ خانۂ کعبہ
ظہور کے وقت خصوصی اصحاب	ظاہر ہے کہ جب امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کے ساتھ ہی اسلامی حکمرانی کے عالمگیر ثبات کا فریضہ انجام دیں گے تو ان کو ہر علم و فن کے بہترین و اعلیٰ ترین ماہروں کی ضرورت ہوگی جو علمی و فنی مہارت کے ساتھ ایمان و عقیدہ میں بھی پختہ ہوں۔ روایات میں اس قسم کے ماہروں کے گروہوں کے سربراہوں کی تعداد کم از کم ۳۱۳ بتائی گئی ہے۔ ان میں سے ہر شخص نہ معلوم کتنے ماہرین کی فوج یا گروہ کا سربراہ ہوگا! اسی طرح روایات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امام زمانہ عج جو لشکر ترتیب دیں گے اس کے سپہ سالاروں کی تعداد دس ہزار (۱۰,۰۰۰) ہوگی۔ بظاہر یہ افراد ان ہی تین سو تیرہ ماہروں کے تربیت یافتہ شاگرد ہونگے۔
علم کی تحریر	اَلْبَیْعَۃُ لِلّٰہِ

بیعت لینے کا مقام	بین الرکن والمقام = مقام ابراہیم اور خانہ کعبہ کے درمیان ، یہ وہ مقام ہے جہاں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف الٰہی حکومت کی تشکیل کے ابتدائی مراحل مکمل کرنے کے بعد جلوہ افروز ہوں گے۔ یہاں تمام دنیا کے حکمران اور ذمہ دار افراد آکر انشاء اللہ امام علیہ السلام کے دستِ مبارک پر اللہ کی حکمرانی کو قبول کرنے کی بیعت کریں گے۔
علمی یادگاریں	**توقیعات:** وہ خطوط اور فرامین جو مختلف علماء اور اکابر کے لئے امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی مہر خاص کے ساتھ جاری ہوتے
شاگرد	امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے شاگردوں کی تعداد ۱۷۲، ۰۰ ہے ان میں سے کچھ تو وہی ہیں جن کے نام سفراء و نوابین کے ذیل میں درج ہیں۔ باقی میں سے بعض کے نام یہ ہیں: حکیمہ خاتون۔ ابن ابو غانم ہندی، ابو جعفر احمد بن عبدالرحمٰن برقی، ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی، ابوالحسن محمد بن جعفر اسدی، احمد بن اسحاق، ازدی، اسحاق بن یعقوب، حسن بن وجناء، عیسیٰ بن مہدی وغیرہم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰة والسلام علی محمد وآلہ الطاہرین

آغاز: ۱۸ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۵ جون ۱۹۹۶ء

اختتام: [illegible] ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ / ۲۸ جولائی ۱۹۹۸ء

سید حسین مرتضیٰ

بارگاہِ الٰہی میں .....!

بسم اللہ ولہ الحمد

آخر میں،

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے

کہ "ھادیانِ رحمت علیہم الصلوٰۃ والسلام"

نامی اس کاوش کو زہراء (س) اکادمی کے تمام اعضاء ارکان ومعاونین اور شاگردوں کی طرف سے قبول فرما کر اسے ہم سب کی طرف سے

"ھادیانِ رحمت علیہم الصلوٰۃ والسلام"

کے حضور بطور ہدیہ نذرانہ پیش فرمادے۔

نیز ان ہی ہستیوں کے صدقے میں تمام مرحومین خصوصاً ہم سب کے آباؤ اجداد، علماء وصلحاء وشہداء اسلام کے درجات کو بلند فرمائے، علماء صالح کو صحت وقوت وسلامتی ایمان اور توفیقات خیر کے ساتھ طول عمر مرحمت فرمائے نیز اسلام اور مسلمانوں کو سربلند فرما کر ظہور قائم آلِ محمد علیہ السلام میں تعجیل فرمائے۔

آمین بحق محمد وآلہ الطاہرین۔

سید حسین مرتضیٰ

سید حسین مرتضیٰ

ZAHRA INSTITUTE OF ADVANCE
RESEARCH & TRAINING
ZAHRA(S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY.

Please return books on date mentioned below

ZAHRA INSTITUTE OF ADVANCE
RESEARCH & TRAINING
ZAHRA(S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY.

Title: هادیان رحمت

Acc. No.: 994

Date	Issue	Sign.
11/2	[illegible]	14/03
[illegible]	S. Khan	[illegible]

ZAHRA INSTITUTE OF ADVANCE
RESEARCH & TRAINING
ZAHRA(S.A.) ACADEMY KARACHI
LIBRARY.

Book can be retained for the period permitted by the rules governing the class of your member ship.

No book shall be issued to a defaulting borrower, unless he/ she has returned the book already with him/ her.

Books lost, defaced or injured shall have to be replaced or paid for by borrowers.